سمعیہ عدنان
عمرِ گزشتہ
www.novelsclubb.com
ناولز کلب
حیانور Creation
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

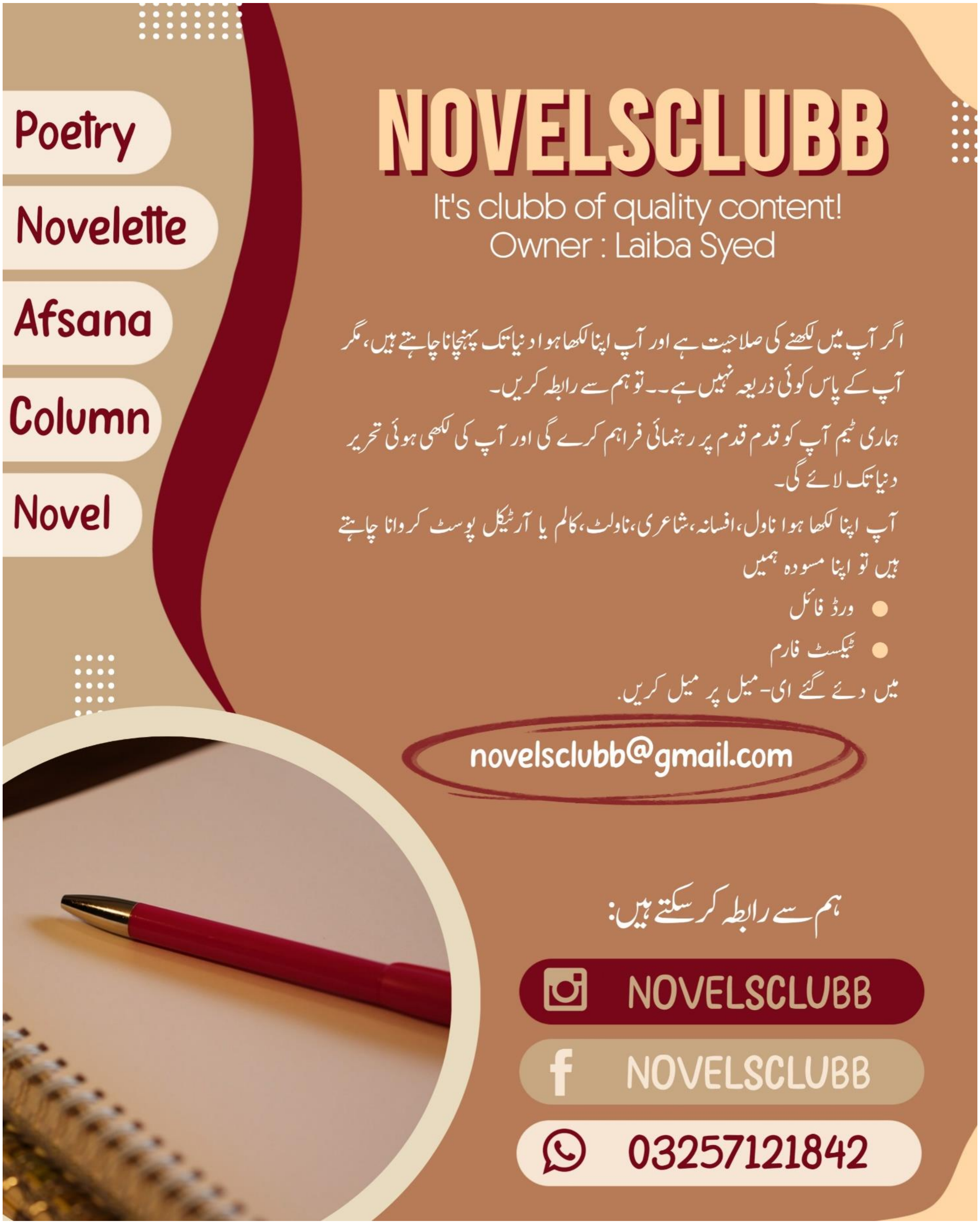
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

عمرِ گزشتہ

از قلم

سمعیہ عدنان

www.novelsclubb.com

عمرِ گزشتہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قسط نمبر ۲ : برائے تعبیرِ خواب

ماہ رخ کے وقت میں پیچھے جانے سے بارہ سال قبل

2012،حیدر آباد

-رات کے پونے تین بجے

رات سرد تھی-وہ سردی دل کو خوشی دینے والی نہیں تھی،وہ سردی ہڈیوں میں بس جانے والی تھی-رات کی خاموشی بھی ایسی تھی جیسے صدیوں سے کسی انسان نے کوئی سرگوشی کی ہو نہ کوئی صدا بلند کی ہو-پتوں کی سرسراہٹ بھی مبہم تھی، جھینگر بھی خوف زدہ تھے-ایسے میں واحد -آواز خنجر کے پھل کی تھی جس کو ایک سیاہ پوش آدمی رومال سے صاف کر رہا تھا

وہ خنجر صاف کیوں کر رہا تھا؟رات کی خاموشی نے چودہ سالہ ماہ رخ کے کان میں ہلکی سرگوشی کی

www.novelsclubb.com

"خنجر پہ لگا سرخ رنگ خون ہے"

کس کا خون؟

تمہارے باپ کا، تمہاری ماں کا-"رات کی سرسراتی سرگوشی میں نمی سی گھل گئی،، خاموشی" بڑھتی گی، خنجر کی آواز سست پڑتی رہی اور پھر یکدم کانوں کو چیر دینے والی چنگھاڑ ہوا کے جھونکے کے ساتھ ماہ رخ سے ٹکرائی- وہ ماہ رخ کی چیخ تھی جسے وہ پچھلی کئی ساعتوں سے دبا رہی تھی-

وہ حیدر آباد کا ایک سنسان علاقہ تھا-اس علاقے کے پیچھے شمشان گھاٹ نامی جگہ تھی جسے یہ کہہ کر مشہور کر دیا گیا تھا کہ وہاں روحیں بھٹکتی ہیں لیکن عجیب بات یہ تھی کہ مشہور ہونے کے باوجود بھی وہ جگہ بہت زیادہ سنسان تھی- کوئی بندہ تھا نہ بندے کی ذات- کوئی منحوسیت سی تھی جو اس جگہ کو اپنے حصار میں لئے ہوئے تھی یا شاید وہ رات، وہ وقت ہی کرسڈ تھا-اپنے والدین کو اپنے سے چند قدم دور لہولہان دیکھ کر ماہ رخ کو یہی لگ رہا تھا جیسے اسکی روح بھی اسکے جسم سے کھینچ لی گئی ہو، جیسے اب اسکی روح بھی بھٹک رہی ہو-اسکے حلق سے چیخیں خود بہ خود آزاد ہوتی گئیں، اسکی ٹانگیں لرزنے لگیں، دل میں ٹیسیں اٹھنے لگیں-

اس نے بہت پرانے طرز کے کپڑے پہنے ہوئے تھے، ملگجا سا لباس تھا-اسکی رنگت اب کہ زردی مائل اور صاف نہیں تھی بلکہ سرخ اور سانولی سی تھی جیسے اس نے سال وسال صحرا میں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گزارے ہوں۔ بال اب بھی سیاہ تھے، آنکھیں سرمئی لیکن ان سرمئی آنکھوں میں روح کو مسخ کر دینے والا ہر تاثر موجود تھا۔ خوف، بے یقینی، الجھن، ڈر، غم، ماتم، کیا تھا جو ان آنکھوں میں نہیں تھا؟ اس نے ماں باپ کے بے جان جسموں کے پاس جانا چاہا، ان سے لپٹنا چاہا لیکن ٹانگیں تھیں کہ ساتھ نہ دیتی تھیں، آنکھیں تھیں کہ جھپکی نہ جاتی تھیں۔ "ماں!" اس نے پکارنا چاہا لیکن آواز نہیں نکلی، محض لب ہلے۔ ہاتھ بھی کانپ رہے تھے، لگ رہا تھا گویا آہستہ آہستہ اس کا وجود مفلوج ہو رہا ہو، مفلوج کیا جا رہا ہو۔ اس نے لرزتے ہاتھوں سے اپنے لبوں پہ ہاتھ رکھا پھر۔ اپنی چیخوں کا گلا گھونٹا

اس کے باپ کے دل کے پاس خنجر کا زخم تھا جس سے سرخ پانی بہہ رہا تھا۔ بہنا تو خون کی فطرت ہے، لیکن یہ بات اسے کون سمجھاتا۔ اسکی ماں بھی ساتھ ہی مردہ پڑی تھی۔ اسکی ماں کا نام لالہ رخ تھا۔ لالہ رخ کا مطلب پھول سے سرخ گالوں والی لیکن اس وقت اس کا پورا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا، جیسے کسی نے اسکی رنگت کی سرخی کو چونے سے چھپا دیا ہو۔ اسکی گردن کے قریب چھرا گھونپا گیا تھا، جہاں سے خون ابل ابل کر نکل رہا تھا، بہہ رہا تھا۔ ایسے میں وہ تین سیاہ پوش آدمی اپنا کام کر کے اب جرم کے نشانات کو مٹانے میں لگے تھے۔ وہ تینوں ماہ رخ کو ایسے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نظر انداز کر رہی تھے جیسے وہ وہاں موجود نہ ہو- کوئی ان آدمیوں کو بتاتا کہ جرم کا سب سے بڑا -نشان تو وہی ہوتا ہے جسے چھوڑ دیا جاتا تھا

ان آدمیوں میں سے دو درمیانے قد کے مرد اب وہاں سے لاشوں کو گھسیٹ رہے تھے- تیسرا آدمی جو غالباً ان کا سرغنہ تھا، اب ان آدمیوں کو روک کر اسکی ماں کے پاس بہتی خون کی ندی میں سے کچھ اٹھا رہا تھا- اب وہ ماہ رخ کے پاس بڑھ رہا تھا- قدم قدم چلتے وہ قریب آیا، اسکے بڑھتے ہر قدم کے ساتھ ماہ رخ کا دل اسکی پسلیوں پر دستک دینے لگا، پھر کھٹکا، پھر دھکّا جیسے اسکا دل ہڈیوں کے شکنجے سے آزاد ہو کر اسکی روح کی طرح بھٹک جانا چاہتا ہو- دراز قد آدمی قریب آرہا تھا- وہ سر تا پیر سیاہ تھا- ہر طرح سے سیاہ- ماہ رخ نے ہر زاویے سے جانچنے کی کوشش کی لیکن اس آدمی کا وجود ایک پرانے طرز کے ہیٹ اور لمبے سیاہ اوور کوٹ سے ڈھکا ہوا تھا- ماہ رخ نے یاد کرنا چاہا کہ وہ وہاں کیسے پہنچی، وہ کہاں سے آئی ہے اور اسکے ماں باپ کو کس گناہ کے لیے مار دیا گیا ہے مگر اسے کچھ یاد نا آیا- اسے صرف اپنا نام اور اپنے ماں باپ یاد تھے- دماغ نے ساتھ چھوڑ دیا- اپنی ہی سوچ نے اسے چونکا دیا- مار دیا؟ اسکے ماں باپ کو مار دیا گیا تھا؟ یہ اعتراف تھا اور ماہ رخ کے ہاتھوں نے لرزنا ترک کر دیا، لبوں نے ہلنا چھوڑ دیا، دل نے مزاحمت چھوڑ دی،

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں خوف کی جگہ سکوت نے لے لی-اسکی سرمئی پتلیاں ٹھہر گیئں-وہ جہاں تھی وہاں کھڑی رہ گئی-

اب سیاہ پوش آدمی اسکے بہت قریب پہنچ چکا تھا-اسے دیکھو تو لگتا تھا کوئی سیاست دان ہے جو عقاب کی طرح ماہ رخ کے ساکت وجود کو غور سے دیکھ رہی تھیں-پھر بنا کچھ کہے وہ آدمی گھٹنوں کے بل بیٹھا اور ماہ رخ کے گلے میں ایک مالا ڈال دی جس کے اوپر لگا خون کپڑے سے صاف کر دیا گیا تھا-پھر اس آدمی نے اس مالا کی طرف اشارہ کیا جیسے وہ کسی نئ شے کی موجودگی کا ہنٹ دینا چاہ رہا ہو-ماہ رخ اب بھی پتھر کا مجسمہ بنی کھڑی تھی-ساکت آنکھیں اب بھی آدمی پر جمی تھیں-لاشیں غائب کر دی گئی تھیں،اب تینوں آدمی وہاں سے جا رہے تھے-پھر سیاست دان جیسا آدمی مڑا اور ماہ رخ کو مخاطب کیا-

"کبھی کسی اور زمانے میں ایک دن آئے گا، بیگم ماہ رخ ذوالفقار جب تم میرے پاس مدد مانگنے آؤ گی اور تب ہو سکتا ہے تم مجھے اس سب (ہاتھ سے اس جگہ اشارہ کیا جہاں اس کے والدین کے لاشے کچھ دیر پہلے پڑے ہوئے تھے) کے لیے شکریہ کہو گی-" یہ کہہ کر وہ آدمی رکھا نہیں، بلکہ سیاہ اندھیرے میں کسی رینگتے سانپ کی طرح چھپ گیا-ماہ رخ سردی میں وہیں کھڑی رہی، رات کے سکوت میں ٹھہری ہوئی-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زندگی اس واقعے کے بعد شروع ہوئی تھی۔اس رات وہ گھنٹوں اس سڑک پر کھڑی رہی-یہ سب اسکی سمجھ سے بالاتر تھا-اسے اپنے ماضی کے حوالے سے کچھ یاد نہیں تھا-ہر چیز اجنبی تھی، ہر شے غیر-اسے یاد تھی تو صرف ایک بات کہ اسے زندہ رہنا ہے-پتا نہیں کیوں لیکن اسے بقا کی جنگ لڑنی تھی اور اسکی رگوں میں تیزی سے دوڑتا خون اسے بتا رہا تھا کہ وہ جانتی ہے کہ وہ لڑنا جانتی ہے-وہ اس سنسان گلی کے سب سے آخری زیرِ تعمیر گھر کے چبوترے پر جا بیٹھی، پھر ساتھ بنی دیوار سے سر ٹکا دیا اور آنکھیں بند کر لیں-پانی بند آنکھوں سے نکل کر بہنے لگا اور وہ کچھ دیر -ایسے ہی خاموشی سے روتی گئی-پھر جانے کونسے پہر اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے لگا اسکی آنکھ کسی کے چنگھاڑنے کی آواز سے کھلی-جس گلی میں وہ سوئی تھی وہاں دو بلیاں لڑ رہی تھیں۔اس نے ہوا کے باعث اپنے اڑتے بال کان کے پیچھے اڑسے اور آنکھ کے کونوں کے پاس جما پانی صاف کیا، پھر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا جس پہ گرد جمی تھی-اسے یکلخت اپنے آپ سے گھن آئی اور اس نے ناک سکیڑی۔جب اس کا ہوش بیدار ہوا تو اسے اپنے دائیں ہاتھ میں خارش ہونے لگی جس کی وجہ سے اس نے اپنے ہاتھوں سے اس جگہ بری طرح کھجایا پھر ہاتھ سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنکھوں کو مسلا جواب بھی دھندلی تھیں۔ بینائی بحال ہوئی تو چودہ سال کی اس لڑکی نے اپنے ہاتھ کی حالت دیکھی جسے دیکھ کر اس کو بے اختیار ابکائی آئی۔ اس کا ہاتھ بری طرح لال ہو رہا تھا اور دانوں سے بھرا ہوا تھا جن میں سے کچھ سے ذرا ذرا خون رس رہا تھا۔ ضرور سوتے ہوئے اسے چونٹیوں نے کاٹا تھا۔ جلن کے باعث اس نے آنکھیں میچیں اور اپنے بائیں ہاتھ سے اس ہاتھ کو اٹھایا کیونکہ وہ پوری طرح سے سن پڑ چکا تھا۔ اب وہ آہستہ آہستہ گلی سے نکلتی گئی اور آخر کار مین روڈ پر نکل آئی۔ یہ سارے راستے اسے بہت انجان لگ رہی تھے گویا اس نے اس سے پہلے کبھی ایسا دیکھا ہی نہ ہو۔

وہ خاموشی سے چلتی گئی یہاں تک کہ وہ ایک دیوار پر درج اشتہار کو دیکھتے ہوئے ٹھٹکی۔ "حکیم اکرام کے دواخانے تشریف لائیں اور ہر بیماری کا بہترین علاج پائیں"

www.novelsclubb.com

ماہ رخ کی نظر لفظ "حکیم" پر ٹک گئی۔ نا جانے کیوں لیکن اسے معلوم تھا کہ حکیم کا مطلب علاج مہیا کرنے والا تھا۔ ساتھ سے کوئی عورت گزری تو ماہ رخ نے اسکا عبایا پکڑ کر اسے روکا اور اشتہار کی طرف اشارہ کر کے پوچھا "یہ کہاں؟" لفظ خود بہ خود ادا ہوتے گئے۔

حکیم کا دواخانہ؟" عورت نے اپنا ہاتھ میں موجود تھیلا دیکھا جس میں سبزیاں اور دیگر راشن تھا" اور پھر اپنے سامنے کھڑی سہمی سی لڑکی کا ہاتھ جو بری طرح لال ہو رہا تھا۔

میں لے چلتی ہوں "عورت نے اپنے ضمیر کی بات سننے کو ترجیح دی۔وہ کوئی چالیس پینتالیس" برس کی کمزور سی عورت تھی۔اس نے عبایا اور نقاب پہنا ہوا تھا جس کے باعث اسکی چھوٹی آنکھوں کے علاوہ کچھ نہ دکھتا تھا۔ہاتھ میں ایک چھوٹا بٹوا اور بڑا سا تھیلا تھا۔اس نے ماہ رخ کو اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا اور ماہ رخ اپنی آنکھوں میں شک اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لیے اسکے پیچھے ہولی۔عورت اسے حکیم کے دواخانے کے بجائے ہسپتال لے گئی۔ماہ رخ کو احساس ہوا ۔کہ اسے انگریزی اور اردو پڑھنی آتی ہے

وہ ہسپتال کو دیکھ کر گڑبڑا گئی اور عورت کی طرف دیکھا جس نے آنکھ بند کر کے اسے یقین دہانی کروائی اور اسے اندر لے گئی۔ڈاکٹر نے ماہ رخ کو دیکھا اور پھر ساتھ کھڑی عورت کو دیکھا۔اسکے سیدھے، کندھے تک آتے بال بکھرے ہوئے تھے اور کپڑے گرد سے اٹے ہوئے تھے جبکہ عورت صاف ستھری اور تعلیم یافتہ لگتی تھی۔ڈاکٹر نے یہی سمجھا کہ یہ عورت ہمدردی کے ۔واسطے کسی ضرورت مند کو علاج کے لئے لے آئی ہے

۔نام بتایئے۔"ڈاکٹر نے ماہ رخ کو مخاطب کیا"

۔ماہ رخ ذوالفقار "اس نے بلند آواز میں کہا"

"۔بیٹھ جایئے"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہلے تو وہ تذبذب کا شکار چند سیکنڈ کے لیئے کھڑی رہی پھر سامنے رکھے سٹیل کے سٹول پر بیٹھ گئی-ڈاکٹر نے اس سے کچھ بنیادی سوال پوچھے جسکا جواب ماہ رخ نے گنے چنے الفاظ میں دے دیا-وہ کہیں سے بھی کوئی عام بچی نہیں لگ رہی تھی-اگر وہ امریکہ یا روس جیسے کسی ملک میں ملی feral child ہوتی تو لوگ اسے سمجھ کر سائنسی تحقیق کا مرکز بنا لیتے لیکن یہ پاکستان تھا-یہاں تحقیق کی طرف رجحان تھا نہ ہی ایسی چیزوں میں دلچسپی-

جب ڈاکٹر نے اسکے ہاتھ پر کوئی اینٹی سیپٹیک کریم لگا کر اسے چند ہدایات دے دیں، تو عورت جو کافی جلدی میں لگتی تھی، ماہ رخ کو پاس ہی بنے ایدھی سینٹر چھوڑ کر اپنے راستے روانہ ہو گئی-

-ماہ رخ کے ساتھ اس ایک رات اور آدھے دن میں اتنا سب کچھ ہو چکا تھا کہ وہ گھبرائی تک نہیں

لمحے سرکتے رہے، دن گزرتے رہے اور پھر تین مہینے کیسے گزر گئے ماہ رخ کو پتا ہی نہیں چلا-اب وہ بولنے لگی تھی اور باقائدگی سے ہر کام انجام دیتی تھی-اُس رات اسکے ماں باپ کے قتل سے پہلے کیا ہوا، اسے کچھ یاد نہیں تھا نہ ہی کسی نے اس سے پوچھا تھا-وہ جگہ بے سہاروں کے لئے تھی وہاں سوال کم ہی ہوتے تھے-پھر ایک دن اسے بتایا گیا کہ کوئی اسے لینے آیا ہے تو وہ اپنا سامان باندھ لے-اسے نہیں معلوم تھا کون آیا ہے، کیوں آیا تھا لیکن اسنے جانے کا فیصلہ کیا

www.novelsclubb.com

کیونکہ ان چند ماہ میں اسنے اس دنیا کی اتنی رنگینیاں دیکھ لیں تھیں کہ اب اسے یہاں کی ہر آسائش پانے کی چاہ تھی-وہ باہر آئی تو دو بزرگ میاں بیوی اسکو دیکھ کر سکتے میں تھے-

ماہ رخ کو بتایا گیا کہ وہ اس کے نانا اور نانی تھے-ماہ رخ حیران نہیں تھی،اسے کچھ یاد ہی کب تھا-وہ بس چپ چاپ ان کے ساتھ چلی گئی-ان دونوں نے اسے بتایا کہ اسکے ماں باپ ایک ایجنسی میں کرائم انویسٹگیٹرز کے طور پر کام کرتے تھے،ان کے قتل کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ایک سیاستدان کے کیس میں اسکی مرضی کے مطابق ملاوٹ نہیں کی تھی-اس نے محض سر ہلایا-اسکی نانی کافی حد تک اسکی ماں سے ملتی تھیں،ان کے بال سفید تھے اور ناک پر ایک نازک چشمہ ٹھہرا ہوا تھا جس کے پیچھے سے ان کی چھوٹی سیاہ آنکھیں جھلکتی تھیں-اس کے نانا کے بال بھی سفید تھے اور چہرہ جھریوں زدہ لیکن انکی آنکھیں سرمئی کا ایک گہرا شیڈ تھیں-کنیز بانو اور احسن اعظم اپنی نواسی کو دیکھ کر بہت خوش تھے اور بہت دل سے اس کو اپنایا تھا البتہ ماہ رخ نے کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا تھا-بس ان کی باتوں پر سر ہلاتی رہی اور وہ گلے لگاتے تو وہ گلے لگ جاتی-

اسی طرح ماہ و سال بیتے-کبھی کبھار اسکے کمرے سے رونے کی آوازیں آتیں لیکن وہ جلد ہی چپ ہو جاتی تھی-بہت بار اس نے اپنے گلے میں جھولتی اپنی ماں کی مالا کو کھولا جو کہ ایک کتاب کی طرح کھلتی تھی اور اس میں ایک کاغذ کا ٹکڑا تھا جس پر کسی جگہ کا پتہ درج تھا-وہ جب اسے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھتی ہمیشہ غصّے میں اسے واپس رکھ دیتی-جب اس نے اسکول جانا شروع کیا تو کافی کم عرصے میں وہ اچھی طالب علم ثابت ہوئی-وجہ یہ تھی کہ وہ غم اور غصّے کی دلدل سے بچنے کے لئے ہمیشہ کتابوں میں ناک دیئے بیٹھی رہتی تھی-نانا اور نانی سے اب ایک انسیت سی تھی جو اسے محسوس ہوتی تھی-وہ انکی دوائیوں کا خیال رکھتی، ملازمہ کو ڈانٹا کرتی اور پھر اسی کو تعلیم پر لیکچر دیتی-اسکول میں وہ کسی سے بات نہیں کرتی تھی لیکن ایک خوبصورت لڑکی، نحل جو کہ بہت پیاری باتیں کرتی تھی اکثر اس کے ساتھ آ کر بیٹھ جاتی تھی-اسے ذرا سا صحت مند ہونے پر سب bully کرتے تھے جس سے سامنا کرنا ماہ رخ نے اسے سکھادیا-اب وہ ماہا بن گئی تھی- نحل اور اسکی دوستی وقت کے ساتھ گہری ہوتی گئی- نحل کے والدین کو بھی ماہا کا اپنی بیٹی کے ساتھ گھلنا ملنا پسند تھا-نانا اور نانی نے بھی دیکھا کہ وہ جب نحل کے ساتھ ہوتی تھی تو پھیکا ہی سہی لیکن مسکراتی تھی، ہنستی تھی اسی لیے انہوں نے بھی کبھی اسکے گھر آنے پر اعتراض نہیں کیا بلکہ اس کی پیاری باتیں ان کو بھی اچھی لگنے لگیں-زندگی بہت اچھی اور نارمل ہو گئی تھی پھر وہ انیس برس کی ہوئی تو نانا نانی چل بسے اور دنیا ویران سی ہو گئی-

اسے بچپن سے صدمے کی اتنی عادت تھی کہ اس نے یہ بھی سہہ لیا-ان کے انتقال کے بعد وہ ان کے گھر کا خیال رکھتی تھی پھر تعلیم کے حصول کے لیے وہ کراچی جا کر رہنے لگی-نانا اور نانی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے اسکے نام پہ بہت سی زمینیں اور اپنا گھر اور زیور چھوڑا تھا لیکن وہ پھر بھی خود کمانے لگی۔ اسکول کی نوکری، کتب خانے کی نوکری، مختلف کیفیز میں نوکری، وہ اپنا خرچ خود اٹھانے لگی۔ چھٹیوں میں وہ حیدر آباد جاتی تھی اور نانا نانی کے گھر میں رہتی تھی اور نحل سے بھی مل آتی تھی پھر اتفاق سے نحل کے والد جو کہ پیشے کے لحاظ سے وکیل تھے، کراچی ہی شفٹ ہو گئے اور نحل ماہا کے ساتھ پہلے کی طرح گھلنے ملنے لگی۔

جب ماہا بیس سال کی ہوئی تو اس نے اپنا بزنس کرنے کا سوچا۔ یوں تو وہ چھوٹے موٹے بزنسز کر سکتی تھی لیکن وہ بہت بڑا بزنس کرنا چاہتی تھی۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ ایک ٹیکسٹائل کمپنی کھولے گی۔ اس نے مختلف جگہوں سے تحقیق کی اور اپنے بزنس اسکول کے بہت سے اساتذہ سے مشورہ لے کر اپنا بجٹ سیٹ کیا۔ کم از کم ۲ ملین ڈالرز درکار تھے۔ اس نے یونیورسٹی کا پورا سال لگا کر اپنا بزنس پلان بنایا اور وہ اتنا قابل رشک تھا کہ اس کے تمام اساتذہ نے اپرووکیا۔ ماہا نے سوچا کہ وہ اپنے نام کی ساری جائیداد بیچ دیگی لیکن جب اس نے اسٹیٹ ایجنٹس سے پتہ کروایا تو اسے معلوم ہوا کہ وہ اپنی حیدر آباد والی کوٹھی کے ساتھ ساتھ ساری زمینیں بھی بیچ ڈالے تو صرف آدھ ملین ڈالرز بنیں گے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چھ مہینے تک ماہا نے بہت سے طریقے اپنائے اور یونیورسٹی سے پندرہ دن کی چھٹی لے کر کچھ دیر حیدر آباد میں ہی رہنے لگی۔اس نے درجن بھر ایجنسیز سے رابطہ کیا لیکن رقم کا انتظام نہیں ہوا۔ وہ ڈپریشن میں جانے لگی،اسے رات کو نیند نہیں آتی تھی اور دن میں سر درد کی شکایات رہنے لگی۔اسے اپنی ٹیکسٹائل مل بنانی تھی۔کسی بھی صورت

—--

پچیس دسمبر

2018،حیدر آباد

زرزمین بینک لمیٹڈ،مین بلڈنگ

شام کے پانچ بجے

"دیکھیے مس ماہا ہم آپ کو اتنا بڑا لون نہیں دے سکتے۔ہم کیا،اس ملک کے تمام بنکس کو جا کر چیک کرلیں بے شک۔پالیسیز کے مطابق یہ ایک غیر معمولی تقاضا ہے۔معذرت کے ساتھ میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آپکی اس سے آگے کوئی مدد نہیں کر سکتا-"ماہا کے ماتھے پر اور بل آئے اور اس نے اپنا نچلا لب کاٹا-

دیکھئے مرزا صاحب، آپ میرے نانا کو اچھی طرح جانتے تھے میں اسی لیے آپ کے پاس آئی" رکھنے کو mortgage ہوں-مجھے اس رقم کی ضرورت ہے-میں زیور اور ایک وسیع کوٹھی بھی تیّار ہوں-"

بیٹا میں بھی آپکو جانتا ہوں اسی لئے کہہ رہا ہوں ایسا ممکن ہی نہیں ہے-آپکا معاشی تقاضا بہت" financial advisors بڑا ہے اور ان چیزوں پر میرا اختیار بھی نہیں ہے-میں نے کے ساتھ اتنی کم رقم میں آپکی میٹنگ کروائی تھی-میں اس سے زیادہ کیا کروں؟"

اپنی فیسیں بڑھانے کے لیے مجھے روز بلاتے تھے financial advisors آپکے وہ" اور ہر دن گھما پھرا کر یہی بات کہتے تھے کہ مجھے کوئی کم بجٹ والا بزنس کرنا چاہیے ہر دوسرے تیسرے شخص کی طرح-"ماہا کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا-

نہیں ہے؟" arrogance تو چھوٹا بزنس کرنے میں کیا حرج ہے، کیا آپ کی یہ بات" مرزا صاحب نے عینک اتار کے اس کو دیکھا-

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہے میری-اب مجھے اجازت دیں" سخت ambition نہیں ہے، arrogance یہ"
-آواز میں کہہ کر وہ رکی نہیں، وہاں سے اٹھ کر چلی گئی

پچیس دسمبر

شام کے چھ بجے

ایک بار پھر اس کی سرمئی آنکھوں میں امید کی جوت بجھ گئی تھی-ایک ناکامی اور،ایک شکست اور-اب کہاں سے پیسے آئینگے، کیسے آئینگے؟اس نے تو کبھی کسی چیز کی خواہش نہیں کی تھی، کبھی کوئی خواب نہیں دیکھا تھا سوائے اس ایک خواب کے اور اب وہ بھی تعبیر سے کئی مسافتوں کی دوری پر تھا-ان مسافتوں کو عبور کرنے کی اس میں ہمّت تھی نہ ہی وسائل -

دسمبر میں حیدرآباد کا موسم بہت سے لوگوں کو خوش گوار لگتا تھا اور چونکہ کچھ لوگوں کو اس موسم کی عادت کم ہی ہوتی تھی، تو وہ سرد ہواؤں کی تھپیڑوں کی زد میں اس شہر اور اپنی قسمت کو کوستے تھے-ان لوگوں میں چند ہی لوگ تھے جن کو اس بات کا علم تھا کہ باہر کا موسم جیسا بھی ہو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فرق نہیں پڑتا، جو اہمیت کا حامل ہوتا ہے وہ اندرونی موسم ہے-یوں تو ماہا کا چہرہ ٹھہرا ہوا اور پرسکون تھا لیکن دل میں ٹیسیں اٹھ رہی تھی-ایک کسک سی تھی جو پہلا خواب ٹوٹنے کی گواہی دیتی، اسکے دل کو زخمی کر رہی تھی--یہی تو انسانوں کی فطرت ہے- شیکسپیئر نے اگر کہا ہے کہ دنیا اسٹیج اور ہم کردار ہیں، تو سچ ہی کہا ہے-انسانوں کو پیدائش سے ہی اداکار بنایا گیا ہے-دل جتنی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو، اس میں کتنی ہی دیواریں کیوں نہ ڈھے جائیں، چہرے کا سکوت سب چھپا ہی لیتا ہے-

اب اسکا دل تو یہی کر رہا تھا کہ وہ خوب سارا روئے لیکن وہ اتنا تھکی ہوئی تھی کہ اس سے رویا بھی نہیں جا رہا تھا-وہ ڈھیلی سویٹ شرٹ اور کھلے ٹراؤسرز میں ملبوس تھی اور بالوں کی نوکیں ہمیشہ کی طرح کندھے کو چھو رہے تھے-سرد ہواؤں کی زد میں وہ سڑک پر کسی غیر مرئی نقطے کو دیکھتے ہوئے چل رہی تھی-اسے نہیں معلوم تھا وہ کہاں جا رہی ہے بس وہ چل رہی تھی-اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا-وہ تو صبح سے ہی تمام تیاریاں کر رہی تھی، دستاویزات جمع کر رہی تھی-اسے امید تھی کہ اسکی یہ واحد خواہش تو پوری ہو جائے گی لیکن - - - -

اس کو بے اختیار چکّر آیا اور آنکھوں کے سامنے ہلکا سا اندھیرا چھا گیا-اس نے سر جھٹکا اور سہارا لینے کے لئے سڑک کے کنارے لگے بجلی کے پول کو پکڑا، کان بند ہو گئے اور سر ہلکا ہوتا گیا-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اسے اپنے آپ کو ہوش کھونے سے بچانا تھا،اس نے آنکھیں کھول کر ادھر ادھر دیکھنا چاہا لیکن سر پیچھے کو بھاگنے لگا-اس کو بے اختیار ابکائی آئی،آنکھوں سے آنسو نکل کر بہنے لگے-اس کے آنسو خاموش تھے،ہمیشہ کی طرح-ہوش بحال ہوا تو اس نے ساتھ موجود دکان کے احاطے پر لگے پانی کے پبلک کولر سے پانی نکال کر اپنے منہ پر چھینٹے مارے پھر ایک دو گھونٹ ہاتھوں کا پیالہ بنا کر منہ میں ڈالے،ہاتھ ذرا کی ذرا کانپ رہے تھے،شدید بھوک اور کمزوری سے اس کی آنکھیں دھندھلا رہی تھیں-اس نے ٹراؤسرز کی جیب سے چند نوٹ نکالے اور اسی دکان سے چند ایک بسکٹ کے پیکٹس خریدے اور ساتھ لئے چلنے لگی-چلتے چلتے وہ کھانے بھی لگی-ذائقہ محسوس ہو رہا تھا لیکن لطف غائب،کمزوری دور ہو رہی تھی لیکن ہمّت غائب-وہ چلتی رہی

پچیس دسمبر

رات کے دس بجے

کتنا چلی،اس نے حساب نہیں رکھا-کم از کم آج کے دن تو وہ گھر نہیں جا سکتی تھی-اسے گھٹن کے احساس سے آزادی چاہیئے تھی اور یہ آزادی کم ہی لوگوں کو گھر کے اندر ملا کرتی ہے-جب

www.novelsclubb.com

اس کی ٹانگوں میں درد ہونے لگا تو وہ فٹ پاتھ میں نصب ایک بینچ پر بیٹھ گئی اور بیٹھی رہی۔ پچیس دسمبر حیدر آباد کے کرسچن باشندوں کے لئے خوشی کا دن تھا، تہوار کا دن تھا۔ ان کے مطابق jesus کی پیدائش ہوئی تھی جب کہ بہت سے لوگوں کا ماننا یہی ہے کہ jesus اس دن made-up" کی پیدائش اپریل کے قریب ہوئی تھی اور پچیس دسمبر محض ایک holiday" ہے۔ جو بھی معاملہ تھا، ماہ رخ کو اپنے ارد گرد زندگی کی روشنیاں اور رنگینیاں ہی نظر آ رہی تھیں۔ درختوں کو سجایا گیا تھا، گھروں کی چھتوں پہ لائیٹیں لگائی گئی تھیں۔ بہت سے لوگ گروہوں کی صورت میں پھر رہے تھے اور ہنسی ٹھٹھا کر رہے تھے۔ شاید وہ کسی ایسی جگہ آ گئی تھی جہاں کرسچن آبادی زیادہ تھی۔

وہ ان لوگوں کی زندگی سے بھرپور مسکراہٹوں کو دیکھ کر اکتا گئی تو اوپر چاند کو دیکھنے لگی۔ چاند بادلوں کے ہالے میں چمک رہا تھا۔ کوئی چاند کو کتنا ہی ڈھانپ لے، اس کی چمک مندل سی سہی لیکن دکھ ہی جاتی تھی۔ ماہ رخ کے سیاہ بالوں کو چاندنی نے چمکتے حجاب میں لے لیا اور اسکی آنکھوں میں چاند کا عکس جھلکنے لگا۔ وہ خود بھی تو چاند تھی۔ ماہ رخ۔ چاند سے چہرے والی۔ سراپا روشنی۔ پھر اس کی چمک کیوں ماند پڑ رہی تھی؟ اداسی کی چادر نے اسکے حجاب کو بھی ڈھانپ دیا، آنکھوں میں چاند کی جگہ ناامیدی کا عکس جھلکنے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیکن کیا کسی نے ماہ رخ کو یہ نہیں بتایا تھا کہ چاند کا ایک رخ، ایک پہلو اور بھی ہوتا ہے؟ وہ جو دنیا کا کبھی سامنا نہیں کرتا، وہ رخ جو سب سے چھپا ہے اور اندھیر ہے؟ سچ تو یہ ہے کے چاند کی بھی اندھیری سائیڈ ہے بس اسے کسی نے کبھی دیکھا نہیں اسی لئے ہم سمجھتے ہیں کہ چاند بھی پرفیکٹ ہے ورنہ پرفیکٹ تو صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے- لیکن یہی تو مسئلہ ہے نا ہم انسانوں کا، ہم نے داغوں کو تسلیم کرنا سیکھا ہی نہیں اور اسی لئے ہم اداس رہتے ہیں-

جب وہ چاند کو دیکھتے دیکھتے بھی تھک گئی تو وہاں سے اٹھ کر سڑکوں پر چلنے لگی اور جب سڑکوں کے شور سے بھی تنگ آگئی تو گلیوں میں پھرنے لگی- کچھ دیر چند گلیوں میں مڑنے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ کافی سنسان جگہ آگئی ہے تو اس نے وہاں سے پلٹ جانا بہتر سمجھا- ابھی وہ پلٹ ہی رہی تھی کہ اسکے قدم زنجیر ہوئے- سامنے ایک مضبوط اور لمبا لڑکا کھڑا تھا جس نے ماہ رخ کو دیکھتے ہی ایک زہریلی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی- ماہ رخ کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی اور اس نے کچھ سوچے بنا مڑ کر تیز تیز قدم لیتے ہوئے چلنا شروع کر دیا- اس کو اپنے پیچھے ہنسنے کی آواز آئی اور پھر کسی کے قدم بڑھانے کی- وہ لڑکا اب اس کے پیچھے آرہا تھا- اب وہ اسکے ساتھ ساتھ چل رہا تھا اور اسے دیکھ کر بہت لطف اندوز ہو رہا تھا- ماہ رخ کو اپنی ٹانگیں کمزور پڑتی محسوس ہوئیں لیکن وہ چلتی گئی، اسے نہیں رکنا تھا- آنسو آنکھوں سے بہنے لگے، دل سست پڑنے

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لگا لیکن وہ نہیں رکی- وہ لڑکا اب مزید قریب چل رہا تھا اور منہ سے ہلکی دھن بجا رہا تھا- وہ کچھ کہہ نہیں رہا تھا، لیکن آنکھیں--- ماہ رخ کو اس لڑکے کی حوس سے لبریز آنکھوں سے خوف تھا- اسے اسکی آنکھوں سے گھن آ رہی تھی- ماہ رخ نے اپنی رفتار اور تیز کر لی، اب وہ باقاعدہ بھاگ رہی تھی-

ارے کہاں جا رہی ہو؟ مجھے ساتھ لے کر نہیں جاؤ گی؟ اچھا چلو، میں ہی اپنے ساتھ لے جاتا"

"-ہوں

لڑکے نے آگے بڑھ کے اسکا ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن ماہا نے پوری قوّت سے اسکے منہ پہ تھپڑ مارا، اتنی قوت سے کہ وہ لڑکا لڑکھڑا گیا اور ماہا نے اسکے ردعمل سے پہلے اس کے پیٹ پہ لات ماری- اسے نہیں معلوم تھا اسے لڑنا کیوں آتا ہے، کیسے آتا ہے لیکن پھر وہ اس لڑکے کو مارتی گئی- لاتیں، گھونسے، تھپڑ ماہا اسے مارتی گئی اور وہ لڑکا ہر بار اپنے دفع کی کوشش کرتا لیکن ناکام رہتا- وہ صرف کراہ رہا تھا، ناک سے نکلتے خون کو ہاتھ سے روک رہا تھا لیکن ماہا نہیں رکی- وہ ساتھ ساتھ پوری قوّت سے رو بھی رہی تھی-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کمزور نہیں ہوں میں سمجھے؟ سمجھے تم؟ کمزور نہیں ہوں-ماہ رخ کمزور نہیں ہے سمجھے؟ میں" تمہیں جان سے ماردوں گی!"وہ روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان بہت زور سے کہہ رہی تھی-

-اس کا دل درد سے پھڑ پھڑا رہا تھا

ماہ رخ کمزور نہیں ہے-میں سب کو بتادوں گی،سنا تم نے؟سب دیکھ لیں گے-مجھے کسی کی" ضرورت نہیں ہے" اسکی ہچکیاں اور بلند ہوتی گئیں اور وہ اٹھ کر وہاں سے بھاگتی ہوئی چلی گئی-

لڑکا ابھی تک کراہ رہا تھا لیکن وہ زندہ تھا-اس لڑکی نے جھوٹ بولا تھا،وہ کسی کو جان سے نہیں مار سکتی تھی-

----

پچیس دسمبر

رات کے دو بجے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب وہ گھر آئی تو اس کا دل ابھی بھی دھڑک رہا تھا اور سانس اب بھی پھولی ہوئی تھی-آنسو اب سوکھ چکے تھے اور گالوں پہ نمکین سی سختی تھی-اس نے گھر کا دروازہ بند کیا اور بہت دفعہ گھر کی کھڑکیوں کو اچھے سے چیک کیا-وہ ڈری ہوئی تھی اور تھک بھی گئی تھی-

ہر چیز صحیح سے بند کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آئی جو پہلے کے مقابلے میں بہت خالی خالی سا تھا کیونکہ اب تو اس کا زیادہ تر سامان کراچی میں ہی ہوتا تھا-کمرے میں اندھیرا تھا اور سردی تھی،ماربل کا فرش اسکے پاؤں کی ہڈیوں کو چٹخا رہا تھا-اس نے آنکھیں بند کر کے اپنے دماغ میں بھی وہی ٹھنڈ محسوس کرنی چاہی اور پھر اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ گئی-تھکن اتنی تھی کہ آنسو بھی نہ آتے تھے تو اس نے سونے کی کوشش کی لیکن اسکی ہنسلی کی ہڈی کے پاس چبھن کے احساس نے اسے بے چین رکھا-آخر کار اس نے تنگ آکر دیکھا کہ اسے کیا چبھ رہا ہے-وہ اسکی مالا تھی-اسکی ماں کی مالا جوان کی قتل کی رات سے اس کے پاس تھی-بنیادی طور پر وہ ایک نازک سی سنہری زنجیر تھی جس میں ایک کتاب نما لاکٹ جھول رہا تھا-اسے کھولو تو اسکے اندر ایک جگہ کا پتہ کاغذ کے چھوٹے ٹکرے پر درج تھا-ماہ رخ اٹھ کر کمرے کی کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی-اب مالا اس کے ہاتھ میں تھی اور وہ اسے چاند کی روشنی تلے پہلی دفعہ غور سے دیکھ رہی تھی،ہر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

زاویے سے- کیا پتا اسکی ماں نے اسے لاوارث نہ چھوڑا ہو، اس کے لئے کوئی مدد چھوڑی ہو- اب
-وہ کاغذ کے ٹکڑے کو دیکھ رہی تھی- چاند کی روشنی میں وہ کاغذ کا ٹکڑا بہت خستہ حال لگ رہا تھا
کچھ دیر بہت غور سے دیکھنے پر ماہ رخ کو احساس ہوا کہ اس کاغذ کی پچھلی طرف کسی اور عبارت کا
بہت ہلکا سا یہ سا ہے- اس نے فوراً کاغذ کو پلٹا اور ساتھ رکھی موم بتی جلائی کیونکہ گھر کی لائٹ چلی
گئی تھی اور اس کے پاس اتنی توانائی نہیں تھی کہ وہ جنریٹر کھولتی- اس نے کھڑکی کے پردے
کھول دیئے اور کھڑکی کے بلکل برابر میں رکھی میز پر بیٹھ گئی، موم بتی چونکہ گرم ہو چکی تھی تو
اس نے میز پر رکھی ایک چائے کی طشتری میں رکھ دی پھر کاغذ کے ٹکرے کو بہت احتیاط سے
موم بتی کے جلتے شعلے کے پاس لے جا کر دیکھنے لگی- ایسا لگتا تھا جیسے سیاہی مٹ گئی ہو، بلکہ لفظوں
کا سایہ تھا جو نظر آ رہا تھا لیکن وہ ان الفاظ کو پڑھنے سے قاصر تھی کیونکہ سیاہی بہت زیادہ ہلکی
تھی- وہ پڑھنے کو مزید قریب جھکی اور گرتی لٹ کو ہاتھ سے کان کے پیچھے اڑسا جب وہ خوشبو اس
کی ناک سے ٹکرائی- بہت ہلکی سی خوشبو تھی لیکن اس نے محسوس کی تھی- اس کی سونگھنے کی
حس ہمیشہ سے کسی شکاری کی طرح بہت تیز تھی- وہ خوشبو بہت جانی پہچانی سی تھی کیونکہ اسے
یہ خوشبو ہمیشہ سے پسند تھی- لیموں کی خوشبو- لمحے کے ہزارویں حصّے میں اسے سمجھ آیا کہ اصل
- تھی stenography ماجرا کیا ہے، اس کی آنکھوں میں چمک اور اشتیاق پھوٹنے لگا- یہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

stenography سے مراد پیغامات کو اس طرح سے لکھنا کہ انکا وجود ظاہر نہ ہو اور انسان کی آنکھوں سے دیکھ نہ سکے - lemon juice کے استعمال سے پوشیدہ پیغامات لکھنا بہت پرانے زمانوں سے اپنایا جانے والا ایک طریقہ ہے کیونکہ لیموں میں ایسے کمپاؤنڈز اور مادات موجود ہوتے ہیں جو گرماہٹ کی وجہ سے رئیکٹ کر جاتے ہیں اور اس طرح انکا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے -

وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھی اور کچن کی طرف بھاگی - وہ چاہتی تو یہ کام موم بتی سے بھی کر سکتی تھی لیکن اس کا شعلہ بہت بڑا اور بے قابو تھا، کاغذ جلنے کا خطرہ تھا - جب وہ دوبارہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسکے ہاتھ میں ایک لائٹر تھا - اس نے لائٹر کو انگھوٹے کے ہلکے زور سے روشن کیا اور کاغذ کے اوپر سے چند بار گزارا - کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ تحریر نمایاں ہونے لگی - ادھر واضح حروف میں درج تھا: "برائے تعبیر خواب" - ماہ رخ تذبذب کا شکار اس تحریر کو گھورتی رہی - کیا یہ مدد کی سبیل تھی جو اس کے لئے ہموار کر دی گئی تھی؟ اس اڈریس پہ جانے سے اس کا مسئلہ حل ہو سکتا تھا؟ جب انسان کے پاس ہر امید ختم ہو جاتی ہے اور ممکنات کی لڑی ٹوٹ جاتی ہے، تو وہ ایک چھوٹی سی کرن کے پیچھے بھی دوڑ لگا دیتا ہے کہ شاید کوئی آخری آسرا مل جائے - ماہ رخ نے بھی اپنی مالا گردن میں دوبارہ ڈالی اور باہر کی جانب قدم بڑھا دیئے -

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

—---

رات کے پونے تین بجے

اس نے رکشے کو مین روڈ پر رکوایا اور خود پیدل چل کر ان گلیوں میں چلنے لگی جہاں سے ہو کر شمشان گھاٹ کے قریبی واقع اس کی مطلوبہ جگہ کا رستہ نکلتا تھا-اب کہ اس نے اپنے سادہ شرٹ اور ٹراؤسرز کے اوپر ایک لمبا اونی اور کوٹ بھی پہنا ہوا تھا جس کا رنگ سرمئی تھا، بلکل اس کی آنکھوں کی طرح-اس کوٹ کی جب میں پیپر اسپرے بھی تھا جو وہ اس دفعہ اپنی حفاظت کے لئے لائی تھی-رات کے اندھیرے کے ساتھ ساتھ سردی بھی بڑھ گئی تھی جس کی وجہ سے اس کے منہ سے سانس لینے کے باعث بھی دھواں نکل رہا تھا-گلیاں ابھی بھی روشن تھیں کیونکہ کرسمس ایو تھی لیکن لوگ بہت کم تھے اور جو تھے وہ اپنی خوشیوں میں اتنے مگن تھے کہ ماہ رخ کو شاید ہی کسی نے دیکھا ہو-تیسری بار موڑ مڑنے کے بعد اس نے اپنے یخ پڑتے ہاتھوں کو کوٹ کی جیب سے نکالا-اس کے دائیں ہاتھ کی مٹھی بند تھی جس کو اس نے کھولا تو اس میں وہی پرانا کاغذ تھا-اس نے پتہ ایک دفعہ پھر دیکھا اور جب تسلی ہو گئی تو اس نے ایک بہت بوسیدہ حال گھر کے دروازے پر دستک دی-وہ گھر کسی کھنڈر سے کم نہیں تھا-لوہے کے دروازے اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دروازے کی ایک طرف لگے گول زینے کی گرل پر جابجا زنگ تھا اور ظاہری حالت بھی بہت خستہ تھی گویا یہ گھر ابھی ڈھے جائے گا- ماہ رخ نے اپنے ذہن کو تمام منفی خیالات سے پاک کرنے کے لئے جھٹکا اور دو تین بار اور دستک دی گئی-

"ماہ رخ ذوالفقار آئی ہے؟" اندر سے بہت خراش دار آواز آئی-

"ہاں میں ماہا، میرا مطلب ماہ رخ ہی ہوں-" اس نے اپنی آواز ہموار رکھنے کی کوشش کی جبکہ اصل میں وہ بہت ڈری ہوئی تھی- دروازہ یک دم کھلا اور ایسے کھلا کہ ماہ رخ کو نہیں پتا تھا دروازہ کس نے کھولا کیونکہ وہاں کوئی وجود نہیں تھا-

"اندر آ جاؤ لڑکی- آواز کا پیچھا کرو، کیا تمہیں اتنا بھی نہیں سکھایا گیا؟" آخری بات کہتے ہوئے اس عمر رسیدہ آواز میں طنز کا عنصر نمایاں تھا- ماہ رخ کی آنکھوں میں بہت سے سوال تھے لیکن اس نے اس آدمی کی آواز کا پیچھا کیا اور وہ راہداری عبور کرتی ہوئی ایک ایسے کمرے میں پہنچی جس کی حالت پورے گھر سے بھی ابتر تھی- پورا کمرہ اندھیر تھا اور واحد روشنی کمرے کے کونے میں چکنے فرش پر پڑی لکڑیوں کی تھی جن کو جلایا گیا تھا- کمرے میں نہ کوئی بیٹھنے کی جگہ تھی اور کھڑے ہونے کی جگہ بھی بہت کم تھی کیونکہ ہر جگہ کاغذ اور چمڑے کی جلد والی موٹی کتابیں پڑی ہوئی تھیں- کمرے میں سگار کی بو بسی تھی جس سے ماہ رخ کو فوراً ہی کوفت ہوئی- جب اس کی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنکھیں اندھیرے کی عادی ہوئیں تو اس نے دیکھا کہ کمرے کے وسط میں صرف ایک راکنگ چیئر رکھی تھی جس کی پیٹھ ماہ رخ کی طرف تھی-

میں یہاں اپنے مسٔلے کا حل لینے آئی ہوں، یہ پتہ میری ماں کی مالا میں موجود تھا-"اس نے" کرسی کی پشت کو وضاحت دی-اسے بہت غصّہ آ رہا تھا کیونکہ اسے اس آدمی کا چہرہ نہیں دکھ رہا تھا-

مسٔلے تو انسان کی زندگی کا خلاصہ ہیں، لڑکی-تم کونسا مسٔلہ لائی ہو؟"آدمی کی آواز نرم گرم سی" تھی، گو کے آواز بوڑھی اور خراش والی تھی لیکن لہجہ اتنا شائستہ تھا کہ سنتے رہو-

ہاتھ میں بیڑی تھی جس کو پکڑے اب وہ گھوم رہا تھا-ماہ رخ نے دیکھا کہ اس شخص کا دہانہ مسخ شدہ تھا اور رنگ جھلسا ہوا تھا جیسے کبھی ماضی میں اس پر تیزاب انڈیل دیا گیا ہو-

" مجھے اپنے کاروبار کے لیے رقم درکار ہے اور کوئی بینک مجھے لون دینے کو تیار نہیں ہے۔"

ہوں، سمجھ گیا اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں؟"بوڑھے آدمی نے" بڑے اشتیاق سے ابرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔اس کا حلیہ کمرے کے برعکس بہت صاف ستھرا تھا، جیسے وہ اپنے مسخ شدہ چہرے کا ازالہ اپنے بہترین لباس سے کرنا چاہتا ہو۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے یقین نہیں ہے، میں صرف قسمت آزمانے آئی ہوں۔" وہ بولی تو گردن کڑا کر بولی۔"

اس کی بات پر آدمی زور سے ہنسا۔ "قسمت کو آزمانا تو ایسا ہے گویا اصل زندگی میں سانپ سیڑھی کھیلنا۔ کیا تم اس کے لیئے تیار ہو؟" بوڑھا اب مسکرا رہا تھا جیسے اسے چیلنج کر رہا ہو۔

مجھے اپنی سیڑھیاں بنانی بھی آتی ہیں، اور سانپوں کے سر کچلنے بھی آتے ہیں۔ اب کام کی بات کریں؟" ماہ رخ بھی اب مسکرا رہی تھی۔

کیوں نہیں؟ میرا نام حاکم فہیم ہے۔ تمہیں کتنی رقم چاہیے؟" اب کہ حاکم نے بیڑی بجھا کر" چیئر کے ساتھ رکھی کافی ٹیبل پر موجود ایش ٹرے میں ڈالی اور خود بھی بیٹھ گیا۔ ماہ رخ بھی اپنے لئے کوئی بیٹھنے کی جگہ تلاش کرنے لگی کیونکہ یوں کھڑے رہنا بہت غیر آرامدہ تھا۔

"کم از کم دو ملین ڈالرز۔"

بس؟ اس کے لئے یہاں تک آئی ہو؟" حاکم کا جواب ماہ رخ کو بری طرح الجھا گیا۔"

یہ رقم کم تو نہیں" اب ماہ رخ نے سرد تاثرات کے ساتھ جواب دیا البتہ آواز اب بھی ہلکی" رکھی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کم نہیں ہے لیکن تمہارے لیئے حاصل کرنا بہت آسان بھی تو ہے۔" کہنے کے ساتھ ذرا سے کندھے اچکائے۔اس بات پر ماہ رخ کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا پھنسنے لگا۔وہ اتنے دنوں سے خوار ہو رہی تھی اور اس آدمی کو اس کا مسئلہ ،مسئلہ لگ ہی نہیں رہا تھا۔

"یہ کیسے کہہ سکتے ہیں آپ؟ میں ایک مہینے سے اس رقم کے لیے جگہ جگہ کوشش کر رہی ہوں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ تو مسئلہ ہی نہیں ہے-" کہتے ہوئے ماہ رخ کی آواز ذرا سی رندھ گئی-

"تم نے کہا تمہیں یہاں کا پتہ اس مالا سے ملا-" اس نے اس کے گلے میں جھولتی مالا کی طرف اشارہ کیا-" کیا یہی تمہارے مسئلے کا حل نہیں ہے؟" بوڑھے نے مسکرا کر بہت وثوق نے کہا-

"میں سمجھی نہیں-" اور پھر بے خبری تو ماہ رخ ذولفقار کو ہمیشہ سے ناپسند تھی-

"بات تو بہت سادہ ہے-کیا تم اس مالا کی قیمت نہیں جانتیں؟" حاکم نے یہ کہہ کر کمرے کے دروازے کی آڑ میں رکھے چھوٹے اسٹول کی طرف اشارہ کیا جس کو ماہ رخ نے قریب کھینچا اور اس پر ہی بیٹھ گئی-

"کیا-- کیا مطلب؟" ماہ رخ نے مالا کو غور سے دیکھا-اس کی ماں کی عام سی مالا اسے کیسے نفع دے سکتی تھی-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لڑکی، یہ مالا قدیم زمانے کا ہے اور اس کو کسی عام سنار نے نہیں بنایا- یہ پرانے بر صغیر کے سب "
"-سے جانے مانے سنار کا کام ہے- یہ ایک انٹیک پیس ہے-- یہی تمہارا حل ہے

-مطلب میں--- میں اسے -- بیچ دوں؟" خیال بہت مشکل تھا"

"بلکل"

"تم کون ہو؟"

"-بتایا ہے، میں حکیم فہیم کے نام سے جانا جاتا ہوں"

نہیں، تم 'جانے' نہیں جاتے- اس کھنڈر نما جگہ پر کوئی نہیں آتا- تم اصل میں کون ہو اور"
تمہیں میرا نام کیسے پتا تھا؟ تم میری مدد کیوں کر رہے ہو اور یہ مالا--- تمہیں اس کے بارے میں
-کیسے پتا؟" وہ اب کھڑی ہو چکی تھی اور کسی ٹرانس کے زیرِ اثر بول رہی تھی

مجھے ایک خیر خواہ سمجھ لو" آدمی کے اطمینان میں کوئی کمی نہیں آئی تھی- وہ کندھے اچکا کر"
-ایسے بات کر رہا تھا جیسے کسی پرانے دوست سے مخاطب ہو

تمہیں اس مالا کے بارے میں کیسے معلوم؟ تم ان لوگوں میں سے ہو ناں جنھوں نے میرے"
-والدین کا قتل کیا تھا؟" بے یقینی سی بے یقینی تھی

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں-میں اس رات اس جگہ نہیں تھا لیکن میں تمہیں اور تمہارے بارے میں ہر بات جانتا" ہوں-مجھے یہاں تمہاری مدد کے لیے ہی لایا گیا تھا-اب چونکہ میں نے تمہیں راہ دکھادی ہے تو میں یہاں سے چلا جاؤں گا اور تمہیں کبھی بھی یاد نہیں رہوں گا-" وہ ایسے بتارہا تھا جیسے موسیاتی آلودگی پر نیوز میں کوئی شہ سرخی پڑھ رہا ہو-

میں ہوں کون؟ تم جانتے ہو گے-مجھے اپنا ماضی کیوں یاد نہیں ہے، بتاؤ مجھے-" ماہ رخ کی" آنکھوں سے خاموش آنسو بہہ رہے تھے لیکن اندھیرے کے باعث وہ نظر نہ آتے تھے-

اوہوں" حاکم نے نفی میں سر ہلایا-" جواب میں نہیں، وقت دے گا_ وقت ساری وضاحتیں" دے دیتا ہے_ اب تم جاسکتی ہو-" یہ کہہ کر وہ آدمی لمبے ڈگ بھرتا کمرے کے پچھلے دروازے سے نکل گیا اور اب ماہ رخ کو سیڑھیاں چڑھنے کی آواز آرہی تھی-

جب وہ گھر سے باہر نکلی سرد تھپیڑے نے اس کے خون کو پل بھر کے لئے جما دیا-اس نے آنکھیں بند کی، لمبی سانس خارج کی اور جیب سے فون نکال کر نمبر ملایا-" بیرسٹر صاحب" نامی کنٹیکٹ پر انگھوٹا رکھا-وہ نحل کے والد سے فیور مانگ سکتی تھی-

جی ہیلو-انکل مجھے ایک قدیم جیولری پیس کے لئے پیپر وورک کروانا ہے اور مجھے پیرس کے " مشہور اور reliable art dealers کے کانٹکٹس بھی چاہیئے-" وہ مالا کو دیکھتے ہوئے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہہ رہی تھی-اسے اس آخری نشانی کی قربانی دینی تھی-لوگ کہتے ہیں کچھ پانے کے لئے کچھ کھوناپڑتاہے، کوئی ان کو بتائے کہ بات خوابوں کی ہو تو بہت کچھ کھوناپڑتاہے-اب وہ رات کے ساتھ چلتی جارہی تھی اس آدمی کو پوری طرح سے بھلائے-

----

1815

گجرات

چھبیس سالہ ماہ رخ اب شیشے کے سامنے اپنا عکس دیکھ رہی تھی-اسے زنداں سے نکال کر اسی پرانے کمرے میں منتقل کردیا گیا تھا جہاں اس کی آنکھ کھلی تھی-اس کے سر کے پچھلے حصّے پر ایک دن پہلے راجہ کے حکم پر وار کیا گیا تھا، درد اب بھی تھا لیکن اب وہ تیار تھی-ایک دفعہ دوسرے زمانے میں اس کے ماں باپ کو اس سے چھین لیا گیا تھا-وہ یہ دوبارہ نہیں ہونے دے گی-وہ لڑے گی، مارے گی، لیکن وہ اپنے والدین کا سودا جیت جائے گی-اسے یقین تھا-اس زمانے میں آجانے کا کوئی مقصد تھا، وہ یہ مقصد بھی ڈھونڈ لے گی-اپنے ماضی سے متعلق تمام

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سوالات کے جواب وہ جان لے گی- وقت کا یہ کونسا معمہ ہے، وہ بھی جان لے گی- پہلی دفعہ اسے لگ رہا تھا اسے سارے جواب ملیں گے بس اسے بہت محتاط چال چلنی تھی-

اب وہ ایک سیاہ انار کلی میں ملبوس تھی جس پر اس کی ملازمہ گائتری نے اسے بہت عجیب نظروں سے دیکھا تھا- شاید سیاہ رنگ عورتوں پر دیکھنے کی اسے عادت نہیں تھی- بال اب جوڑے میں مقید تھے- ملازمہ کے لائے گئے عرقِ گلاب والے پانی سے وہ منہ اور ہاتھ اچھے سے دھو چکی تھی- صبح کو راجہ نے اسے ناشتے کے لئے شاہی تعام گاہ میں مدعو کیا لیکن اس نے ناشتہ اپنی خواب گاہ میں ہی منگوا لیا- گجراتی کھانا اس کے لئے کافی الگ تھا لیکن اس نے کچھ کہے بنا حسبِ ضرورت کھا لیا تھا- اب دوپہر کا وقت تھا اور اس کے کمرے میں ایک بار پھر سنہری چمک کا راج تھا- اس کے حکم پر ملزمہ نے میز والے ویران کونے کی طرف سے پردے نکلوا دیئے تھے اور اب چونکہ سورج اپنے جوبن پر تھا تو روشنی ہر سُو پھیلی ہوئی تھی- زندگی عجیب ہو گئی تھی لیکن اسے یہ وقت نہ جانے کیوں اپنا سا لگتا تھا- وہ آئینے میں اپنا سیاہ میں ملبوس عکس دیکھتی اس وقت دھوپ سے اٹے ہوئے کمرے کے بلکل برعکس لگ رہی تھی گویا سنہرے دریا کو بادلوں کی کالی گھٹا نے ہلکا سا چھوا ہو- اس نے دوپٹے کو اچھے سے کندھے پر پھیلایا اور اپنے گال کو چھوتی لٹ کو کان کے پیچھے اڑسا-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گائیتری! اس راہداری کے باہر کھڑے نگہبان کو یہاں بلا کر لاؤ- میرے پاس راجہ کے لئے" ایک پیغام ہے-" ماہ رخ نے شیشے پر سے نظریں ہٹا کر اب لکڑی کی الماری کو درست کرتی ملازمہ کو مخاطب کیا جو فوراً اُس کا حکم بجالانے کو بھاگی- کچھ دیر بعد وہ اندر داخل ہوئی تو اس کے پیچھے ایک باوردی آدمی چلا آرہا تھا جس نے خاکی رنگ کی بٹنوں والی آدھی آستین کی شرٹ اور اسی رنگ کی پتلون پہن رکھی تھی- یہ وہاں کے زمانے کا نیا نیا فیشن تھا جو کہ انگریزوں کا دیا ہوا ایک تحفہ تھا-

بولیں جی" باادب سا سپاہی ماہ رخ کے سامنے نظر جھکائے حاضر تھا"-

راجہ کو بتادو کہ ماہ رخ اپنے والدین سے ملنا چاہتی ہے-" شانِ بے نیازی سے حکم صادر کیا"-

جی پوچھنا ہے یا بتانا ہے؟" سپاہی کو بہت حیرت ہوئی تھی- اس بات پر ماہ رخ کی تیوری چڑھی" اور ماتھے پر بل آئے-

جتنا بولا ہے اتنا کہو- اور فرصت ملے تو راجہ سے یہ ضرور کہنا کہ اس کے ملازم کام سے بھاگنے" کے لئے منہ بہت چلاتے ہیں-" کہتے ہوئے وہ اس کو گھور بھی رہی تھی جو اس کے زیرِ عتاب اپنی قسمت کو کوس رہا تھا-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

-جی بیگم جی" کہتا وہ فوراً وہاں سے نکل گیا"

گائیتری، مجھے زندان کا راستہ دکھاؤ- پچھلی دفعہ تو تمہارے بزدل راجہ نے مجھے بیہوش کر کے "
-وہاں بھیجا تھا-" ملازمہ ایک بار پھر حیران ہوئی لیکن محض سر ہلاتی اسے راستہ دکھانے لگی

جب وہ زندان میں داخل ہوئی تو سب سے پہلے اس نے اپنی ناک پر ہاتھ رکھا کیونکہ وہاں انتہائی بری بدبو بھری ہوئی تھی جیسے سڑا ہوا گوشت وہاں صدیوں سے پڑا ہوا ہو-اب وہ چلتی جا رہی تھی-زندان ایسی تھی جیسے کوئی غار ہو-وہاں پنجرے نما جیل بنے تھے جو غار کی اطراف میں تھے جبکہ بیچ میں چلنے کی جگہ تھی جس میں کچی مٹی کا راستہ سا بنا ہوا تھی-ہر دوسرے جیل کے بعد غار کی دیوار میں ایک جلتا ہوا لکڑی کا بڑا ٹکڑا نصب تھا جس سے غار میں مدھم روشنی اور ہلکی گرمائش تھی-فاصلے فاصلے پر چھوٹی کرسیاں رکھے باوردی سپاہی بیٹھے تھے جنھوں نے بدبو سے بچنے کے لئے رومال اپنے منہ پر باندھ رکھے تھے-ملازمہ کے پیچھے چلتی ماہ رخ نے بھی اپنے دوپٹے کا پچھلا پلو اٹھایا اور اسے ماسک کی طرح منہ پر باندھ لیا ایسے کہ صرف اسکی آنکھیں دکھ -رہی تھیں-کچھ دیر چلنے کے بعد آخر کار وہ پنجرہ آ ہی گیا جس میں اس کے ماں باپ قید تھے

ان کو دیکھنے سے پہلے ماہ رخ نے وہاں سے کچھ فاصلے پر بیٹھے سپاہی کو جانے کا اشارہ کیا جس پر سپاہی نے کوئی اثر نہ لیا تو وہ قدم قدم چلتی سپاہی کے بلکل مقابل آ کھڑی ہوئی-اپنے ہاتھ اٹھا کر اسکے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سامنے کیئیے اور کرسی کے اوپر نسب کیل میں لٹکی ہوئی زنجیر نما ہتھکڑی کی طرف اشارہ کیا-
سپاہی نے کافی دیر سوچا اور پھر وہ ہتھکڑی اس کے ہاتھ میں پہنا کر دوسرا سرا غار کی اگلی طرف جہاں غالباً وہاں کہ نگہبانوں کی آرام گاہ تھی، سے باندھی اور چابی اپنی جیب میں اڑسی-اب وہ بلکل بے ضرر تھی-سپاہی اسکی گھورتی آنکھوں پر ایک نظر ڈالتے ہوئے وہاں سے نکل کر اسی -آرام گاہ میں جا کر بیٹھ گیا-گائیتری بھی اسکے بگڑتے تیور دیکھ کر اپنی خیر مناتی وہاں سے چلی گئ
اب وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتے سلاخوں کے پاس جا رہی تھی-سلاخوں کے پار سب سے پہلی چیز جو اس نے دیکھی وہ اس کی ماں کی گردن میں جھولتی مالا تھی اور دوسری چیز جو دیکھی وہ اپنی ماں کی سرمئی آنکھیں تھیں-شاہنواز ذولفقار شاید زندان کے پچھلے حصّے کی طرف سر کئیے اونگھ -رہے تھے-بے اختیار آنسو اسکی آنکھوں سے بہتے چلے گئے

www.novelsclubb.com

ماں!"اس نے پکارا مگر آواز نہیں نکل رہی تھی-وہ اپنے آنسو جتنا روکنا چاہتی اس کی آنکھیں" اتنی بضد ہو جاتیں-آج تو جیسے برسوں کی کسر نکلنا تھی-اس کی ماں نے کھڑے ہو کر سلاخوں پر -رکھے اسکے ہاتھوں کو اپنی انگلیوں سے چھوا اور بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی

میں کون ہوں؟آپ لوگوں نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تھا؟"اس نے آنسوؤں کے بیچ لالہ رخ" سے سوال کیا-ذولفقار بھی اسے دیکھ کر اب سلاخوں کے قریب اس کے ہاتھوں کو تھام

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہے تھے اور چوم رہے تھے، شاید وہ رو بھی رہے تھے-لالہ رخ اب اسکا گال اپنے ہاتھ سے چھو رہی تھیں اور وہ سر سلاخوں پر ٹکائے صرف روئے جا رہی تھی-

ہم نے نہیں چھوڑا تھا-وہ مجبوری تھی، تم سب بھول جاؤ، ماہ پری-تم یہاں سے چلی جاؤ-اپنی" زندگی جیو-ان لوگوں کو اپنا آپ ذاتی مفادات کے لئے استمال مت کرنے دو-"لالہ رخ بہت پیار سے اسے سمجھا رہی تھیں-

میں آپ لوگوں کو یہاں سے نکال لونگی-میں پھر سے یتیم نہیں بنوں گی-"ان لوگوں سے" زیادہ وہ اپنے آپ کو تسلی دے رہی تھی-

بچے، یہ لوگ تمہیں اپنے بڑے بڑے مقاصد کے لئے کھلونے کی طرح رکھیں گے-""" ذولفقار اب اسکے ہاتھ مضبوطی سے پکڑے کہہ رہے تھے-

ملاقات کا وقت ختم-راجہ کا حکم ہے آپ کی سواری کو بکسر کے لئے تیار کر دیا جائے-"سپاہی" کی بھاری اور جذبات سے عاری آواز پر وہ چونکی، پھر غیر ارادی طور پر سب سے پہلے اپنے آنسو پونچھے-اسے کسی کے سامنے رونے کی عادت نہیں تھی-اس نے آخری بار ماں باپ کو دیکھ کر ڈھیر سارے آنسو اندر اتارے، ان کے ہاتھ ہلکے سے چوم کر وہ وہاں سے چل دی-آخری آواز جو اس نے سنی تھی وہ اپنی ماں کی ہچکیاں تھیں-وہ روتے ہوئے الوداع کہہ رہی تھی-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے بکسر کیوں لے جا رہے ہیں یہ لوگ، میرا کام تو حیدر آباد میں ہے ناں۔" اس نے گائتری سے سوال کیا جو بلکل اسی کی طرح الجھن کا شکار تھی۔ وجہ یہ تھی کہ اسے بھی ماہ رخ کے ساتھ جانے کا حکم ملا تھا۔ (جیسے دنیا میں اسے اس بیگم کے علاوہ کوئی کام ہی نہ تھا، ہو نہہ)

بیگم جی، مجھے نہیں معلوم ہو چ۔ آپ راجا کے خاص سپاہی سے پوچھ لو۔ وہ تانگے کے پاس آپ کا انتظار کر رہا ہے۔"

جب ماہ رخ گھوڑوں کے اسطبل والی جگہ پر گئی تو وہاں ایک آدمی پہلے سے ہی موجود تھا۔ وہ ایک درمیانی عمر کا آدمی تھا جس کی موچھیں بلکل کلاسک انگریزوں والے اسٹائل میں تراشی ہوئی تھیں۔ نحل ہوتی تو یہیں پر ہنس ہنس کر دوہری ہو جاتی لیکن وہ ہوتی تو دل اتنا اداس کیوں کر ہوتا۔ اس کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا۔ وہ اپنے آپ کو جتنا مضبوط دکھا لیتی لیکن تھی تو وہ انسان ہی۔ اپنی عزیز دوست کی یاد نے اس کے دل کو جکڑ لیا۔ جانے اب ملے گی یا نہیں۔ وہ سرد آہ بھرتی آدمی کے پاس جا رکی۔

"بکسر کیوں جانا ہے؟" فوراً سوال داغا۔

"وہاں گھر ہے آپکا" راجہ کے خاص آدمی نے بہت طنزیہ انداز میں جواب دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

-میرا گھر؟"آواز سرد تھی-آنکھیں بے تاثر"

ہاں،آپ کا محل نما گھر-وہ بکسر کے سب سے ویران کونے میں بنا ہے-وہاں کوئی آتا جاتا نہیں"
ہے-کچھ لوگ ہیں جو آپکی مدد کے لئے وہاں موجود ہیں"طنز برقرار تھا-ماہ رخ کو اس کی بات پر
-حیرت تو بہت ہوئی تھی لیکن اس نے ظاہر نہ ہونے دیا

"ہوں، صحیح ہے-میں یہاں سے کب روانہ ہو سکوں گی؟"

"-آج شام"

-ٹھیک ہے"یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی"

—---

www.novelsclubb.com

شہر بکسر میں دوپہر ڈھل چکی تھی اور اب colonised ماہ رخ سے میلوں دور،بنگال کے
پورے علاقے کو سورج کی نرم گرم سی دھوپ نے سنہری رنگ میں نہلا دیا تھا-شہر کا موسم تو
متناسب تھا لیکن ایسٹ انڈیا کمپنی کی مہربانی اور صنعتی انقلاب کی بدولت ہوا میں ہمیشہ آلودگی کا
عنصر رہتا تھا-ایسٹ انڈیا کمپنی برطانیہ کی عظیم سلطنت میں موجود ایک نجی تجارتی ادارہ تھا جس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نے کئی ممالک میں اپنی فیکٹریاں بنائی تھیں اور مغل بادشاہ جہانگیر کی اجازت کے ساتھ اس ادارے نے برصغیر کو اپنا اہم تجارتی مرکز بنالیا تھا۔کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ اس ادارے نے اپنا اثر و وثوق کافی علاقوں میں ظاہر کرنا شروع کر دیا۔

پرتگال اور فرانس کے بہت سے تاجر بھی یہاں آکے برصغیر میں تجارت کرنے لگے تھے یہاں تک کہ اپنی مادنیات اور بے شمار نفع کی وجہ سے برصغیر کی طرف کا پورا خطہ "golden sparrow" یعنی سنہری چڑیا کے نام سے جانا جانے لگا۔

انھوں نے نہ صرف بمبئی، مدراس اور کلکتہ میں اپنے تجارتی مراکز قائم کیے بلکہ اپنی ایک ذاتی فوج بھی بنالی۔رابرٹ کلائیو نامی انگریز عہدیدار نے بھی برطانیہ پہنچنے والے منافع میں اضافے کے colonisation کا سامان کیا۔جب بنگال کے نواب سراج الدولہ نے ان کی بڑھتی خلاف جنگ کی تو انگریزوں نے نواب کے خاص آدمی میر جعفر کو خرید لیا اور بہت سی وجوہات کی وجہ سے جنگ ایسٹ انڈیا کمپنی کے حق میں تمام ہوئی۔اس جنگ کو پلاشی کی جنگ کہا جاتا ہے۔اسی طرح بہار کے علاقے بکسر میں اسی جنگ کے کچھ سال بعد 1764 میں بھی ایک جنگ ہوئی جس میں مغل بادشاہ شاہ عالم دوم، بنگال کا نواب میر قاسم اور نواب شجاع الدولہ ایک طرف تھے اور پھر بھی رابرٹ کلائیو کی افواج سے شکست کھا گئے تھے۔پھر، 1773 کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے تحت ایسٹ انڈیا کمپنی کا Indian Act اور 1784 کے Regulating Act

پورا پورا بیڑا برطانیہ کی حکومت نے خود اٹھا لیا اور اب جہاں دیکھو وہاں لوگ راہ چلتے برطانوی

باشندوں سے مرعوب نظر آتے تھے۔

یہی کہانی جب کچھ مزید تفصیلات کے ساتھ بہرام نے نحل کو سنائی تو پہلے تو وہ اس کی ناک کو دیکھ

کر ہی ہنستی رہی اور جب ہنستے ہنستے تھک گئی تو اونگھتے ہوئی اس کی باتوں پر "ہاں، ہوں" کرنے

لگی۔ البتہ بہرام اس کے برعکس کافی پرجوش سا آگے ہو کر ہاتھ ہلا ہلا کر خوب مزے سے اسے یہ

سب بتا رہا تھا۔ یہ ساری باتیں وہ اگلے زمانے کی تاریخی کتابوں سے پڑھ کر آیا تھا۔ اس کو تاریخ

پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اپنے اسکول میں تو لوگ اسے "ہسٹری نرڈ" کے نام سے پکارا کرتے

تھے لیکن اس منحوس زمانے میں تو جیسے کسی کو اس کے علم کی قدر ہی نہ تھی اور نام بھی رکھا تو

کونسا رکھا؟ بہرا! ہونہہ۔ جب اس نے دیکھا کہ نحل تو لکڑی کی میز پر سر رکھے سو گئی تو مانو اس

کے سر پہ لگی تلوؤں پہ بجھی۔ ہاتھ میں پکڑے بانس کے قلم سے اس کے سر کو ٹھوکا دیا۔

لڑکی، اٹھ کے بیٹھو۔ شہرام نے بولا ہے کہ تمہیں یہ سب بتاؤں تا کہ تمہیں اس زمانے کے "

بارے میں پتہ ہو کیونکہ تمہیں اور تمہاری عادتوں کو دیکھ کر تو ایسا ہی لگتا ہے کہ تم ہسٹری میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

فیل ہوتی ہو گی۔" بولنے کے ساتھ ہی اس نے اپنی قمیض کی جیب سے عینک نکالی اور ناک پر ٹکائی۔

نحل جو کہ جمائی روکتے ہوئے ادھ کھلی آنکھوں سے اس کی ڈانٹ سن رہی تھی، اب سیدھے ہو کر بیٹھی اور اس کو غور سے دیکھنے لگی جواب جھک کر برے منہ کے ساتھ کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا۔ عینک گول تھی اور اس پر بہت سوٹ کر رہی تھی، نحل نے دل میں سوچا۔

اب کیوں گھور رہی ہو؟" بہرام نے بلآخر تنگ آکر سرخ پڑتے گالوں پر ہتھیلی رکھ کر پوچھا۔" (ڈر تھا کہ کہیں وہ اسے شرماتے ہوئے دیکھ ہی نہ لے۔)

یار! تم تو چشمش بھی نکلے۔" نحل نے مسکراتے ہوئے اس کو دیکھا اور گو کہ اس کی ناک اب" بھی سرخ تھی اس نے اپنی ہنسی پر قابو پالیا۔

چشمش کیا ہوتا ہے؟ توبہ استغفار، تم تو بلکل اسکول کے ان بچوں کی طرح ہو جو میرا مذاق" اڑاتے تھے۔" بہرام کو تو جیسے صدمہ ہی لگ گیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کا مذاق؟ بتاؤ ذرا مجھے۔" نحل نے ناک پھلائے cutie pie ہائے! کون اڑاتا تھا تم جیسے" بہت غصے سے استفسار کیا اور بہرام تو اس کی بات پر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ (کیا پاگل قسم کی لڑکی تھی "! یہ، پل میں تولا پل میں ماشہ) وہ ابھی اپنے دل میں تھوڑی اور برائی کرتا لیکن "آچھو

یا اللہ! تم تو دوبارہ شروع ہو گئے۔" نحل اب ہنس رہی تھی۔"

ایسے مت ہنسو مجھ پر" بہرام نے چھینکوں کے درمیان بہت بگڑے تیوروں سے اس گھورنے" کی ناکام کوشش کی۔

اچھا، اچھا! نہیں ہنستی۔ خوش؟" باقاعدہ منہ پر انگلی رکھ کر اپنی خاموشی کا عملی نمونہ پیش کیا" جسے بہرام نے محض سر ہلا کر قبول کیا۔ اب نحل کی سبز آنکھوں میں بے پناہ ہمدردی تھی۔

تمہیں اتنا زکام ہے۔ کوئی دوا کیوں نہیں لیتے بلکہ دوا کو مارو گولی، میں تمہیں ناں اتنے مزے کا" کشمیری قہوا پلاؤں گی کہ تم اپنا زکام تو کیا نام تک بھول جاؤ گے۔ اصل میں ناں، میں کشمیری "ہوں اور میرا ایک کیفے بھی تھا تو تم سمجھ سکتے ہو کہ۔۔۔

باورچی خانہ اس طرف ہے۔" جب وہ اس کے شجرہ نسب اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی روداد" سن کر اکتا گیا تو اپنی عینک اتار کر دوبارہ جیب میں ڈالی اور اسے چلنے کا اشارہ کیا۔ سپہر کی دھوپ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شام کی سرخی میں ڈھلتی گئی۔اب نحل کی راہداری سے آتی باریک پر جوش آواز خالی کمرے کی کاغذوں سے بھری میز سے ٹکرا رہی تھی۔

اس نے راجہ سے کہہ کر ماں باپ سے دوبارہ ملنے کی کوشش کی تھی لیکن جابر راؤ پٹنی کو اس لڑکی کی زبان کا زہر یاد تھا اسی لئے اس نے مزید ملاقات پر پابندی عائد کر دی تھی۔وہ روانہ ہونے والی تھی اپنے اس گھر کی جانب جو اس نے کبھی دیکھا ہی نہیں تھا- کتنی تمسخرانہ ہو گئی تھی ناں اس کی زندگی بھی-

"گائتری، تم نے کھانے کا سامان باندھ لیا ہے؟" ماہ رخ نے اپنے ساتھ رکھے چمڑے کے بیگ میں کچھ موٹی کتابیں اڑسیں اور اپنے آپ سے کچھ فاصلے پر کھڑی گائیتری سے سوال کیا جو کچھ جڑی بوٹیاں ایک پوٹلی میں باندھ رہی تھی-

"جی بیگم جی- آپ کے لئے کھانے کی ہر چیز رکھ لی ہے جی-" پوٹلی باندھ کر اب وہ کھدّر کی ایک چادر میں لپیٹ رہی تھی جس میں کچھ اور پوٹلیاں اور پانی کے مشکیزے بھی رکھے تھے-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اور اپنے لئے ؟"

"ہیں جی ؟ مطلب ؟"

"مطلب تم نے اپنے کھانے کے لئے کچھ رکھا ؟"

"ہاں جی، تھوڑا بہت"

"اچھی بات ہے-" وہ نرمی سے مسکرائی اور گائتری اسے حیرت سے دیکھنے لگی

وہ لوگ اس وقت ماہ رخ کے کمرے کے سامنے بنی وسیع بالکنی میں موجود تھے- ماہ رخ ایک لمبے صوفہ نما آرم چیئر پر نیم دراز تھی اور ساتھ ہی کچھ کتابیں اور لکھنے کا سامان اپنے ساتھ رکھ رہی تھی- راجہ کے خاص آدمی کے مطابق گجرات سے بکسر تک کا سفر تقریباً ڈیڑھ ہفتہ لینے والا تھا، وہ بھی اس زمانے کی جدید ترین بگھی میں، اگر ان کی سواری پرانی ہوتی تو ان کو ہفتے تو ہفتے ایک مہینہ بھی لگ سکتا تھا- یہ سن کر تو ماہ رخ نے بہت شکر ادا کیا تھا- اور یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنے ساتھ وقت گزاری کے لئے کتابیں رکھ لی تھیں- ان میں سے کچھ کتابیں مشہور ترین شاعروں کے دیوان پر مبنی تھیں اور کچھ انگریز لکھاریوں کے معروف پلے اور ناولز تھے- یہ کتب اس نے

محل کی چھوٹی لائبریری سے بغیر اجازت اٹھائی تھیں- راجہ کو بھی تو پتا چلے کہ وہ اس کے محل میں بھی اپنی 'پیشہ وارانہ خدمات' کا مظاہرہ کر سکتی تھی- اپنی ہی سوچ پر وہ استہزایہ مسکرائی- سامنے کھڑی گائیتری اسی کشمکش میں مبتلا رہتی تھی کہ یہ محل میں اچانک آنے والی لڑکی خوبصورت زیادہ ہے یا خطرناک، یا پھر شاید دونوں- اس عام سی ملازمہ نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی خطرناک اور خوبصورت کا ایسا امتزاج نہیں دیکھا تھا- اسے وہ لڑکی سیاہ لگتی تھی نہ ہی پوری طرح سفید- وہ لڑکی سرمئی تھی- کبھی اسے ایسا لگتا تھا کہ وہ اپنی تیز دھاری، طوفان جیسی آنکھوں سے ہی لوگوں کی جان لے لے گی اور کبھی اپنی نرم اور ہلکی مسکان سے لوگوں کے دلوں کو زندہ کر دے گی- اس کو سمجھنا گائیتری کے بس کی بات نہیں تھی- وہ سر جھٹک کر دوسری پوٹلی بنانے لگی-

www.novelsclubb.com

کمرے کے دروازے پر کھٹکا ہوا تو ماہ رخ نے گائیتری کو اشارے سے دیکھنے کا کہا- جب وہ واپس آئی تو ماہ رخ کھڑی ہوئی تھی- اب بھی سیاہ انارکلی میں ملبوس وہ رات کی مجسم شکل لگ رہی، گہری، خوفناک اور خاموش- "آپ کو راجہ نے بلایا ہے-"

" - - - - cutie دیکھو میں بنا رہی ہوں ناں، تم چپ کر کے کھڑے رہو، پیارے "

-خدا کا واسطہ ہے اب مجھے اس نام سے نہیں بلانا-" بہرام نے زکام زدہ آواز میں منّت کی "

وہ لوگ باورچی خانے میں موجود تھے جو کہ نحل کو بہت پسند آیا تھا- وہ درمیانے سائز کا تھا اور چٹان سے بنا تھا- داخلی دروازے کے پار اناج کی بڑی بڑی بوریاں رکھی تھیں- شہرام نے ان دونوں کو بتایا تھا کہ اناج کو اس طرح جمع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ مینار آبادی سے بہت زیادہ دور بنا ہوا تھا اسی لئے مہینوں کا راشن سٹاک کر لیا جاتا تھا- شہرام زیادہ تر باہر ہی رہتا تھا اسے بہت سے کام ہوتے تھے- کبھی کبھار بہرام کو اپنے تایازاد پر بہت ترس آتا تھا- یاد تو اسے بھی سب کی طرح کچھ نہیں تھا لیکن اس کے اوپر پھر بھی اتنی ذمہ داریاں تھیں- وہ کسی کو اپنے مسٔلے بھی نہیں بتاتا تھا-

www.novelsclubb.com

نحل کا تو اس کی بات پر دل ہی ٹوٹ گیا-"ایک تو میں، کراچی کی مشہور ترین کیفے آنر، تمہارے لئے قہوا بنا رہی ہے تا کہ تمہاری joker جیسی ناک نہ دیکھنی پڑے اور تم نخرے کر رہے ہو؟ ہونہہ-" ابھی ماما ہوتی تو اس کے اس بڑے جھوٹ کا مذاق اڑاتی اور اس کے کیفے پر طنز کرتی-

-لیکن وہ ہوتی تو کیا ہی بات تھی- آخر میں وہ اداسی سے مسکرائی

کتنی مغرور ہو نہ تم-صاف صاف کہو چائے کی ریڑھی لگاتی تھیں تم-تمہاری عادات واطوار کو" دیکھ کر تو یہی لگتا ہے کہ تم ڈھابے والی ہو-"اس کی آواز اتنی زکام زدہ تھی کہ آدھی بات تو نحل کے پلے ہی نہیں پڑی لیکن "ریڑھی" پر اسے بہت بڑی ہنسی آئی-

"کو پھولوں کی floral shop تمہیں پتا ہے ماہا تھی ناں، مطلب ماہ رخ---وہ بھی میری ریڑھی بولتی تھی"بول کر وہ خود چپ ہو گئی-اسے ماہا بہت یاد آرہی تھی-وہ آگ پر رکھے قہوے کے برتن میں لکڑی کا چمچہ چلانے لگی-

وہ ٹھیک ہو گی"اداس نحل کو دیکھنا ایسا تھا جیسے بہار کے موسم میں سوکھے پتوں کو دیکھنا اس لئے" بہرام نے مسکرا کر تسلی دی-

سوری بہرام، ماہا کے ساتھ کچھ - - -cutie مجھے پتا ہے وہ ٹھیک ہی ہو گی-تمہیں پتا ہے،" بھی ہو جائے ناں وہ ہمیشہ سب ٹھیک کر دیتی ہے-بہت مضبوط ہے وہ-"وہ اب بھی مسکرا رہی تھی اور ساتھ ہی قہوے میں کوئی عرق ڈال رہی تھی-کیا ڈال رہی تھی، یہ پوچھنے کا دل گردہ کم از کم بہرام میں نہیں تھا-پتہ نہیں کیا الٹا جواب دے دیتی وہ-

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ بھی یہاں اس زمانے میں ہے، یقیناً ہم سب کو یہاں کسی مقصد کے تحت" لایا گیا ہے۔ مجھے اپنے ماضی کی بہت کم باتیں یاد ہیں اور جو یاد ہیں وہ بہت دھندلی---آچھو!" ۔آخر میں اس نے چھینکوں کے آگے گھٹنے ٹیک دیے اور خاموش ہو گیا

میرا بھی یہی خیال ہے۔اب تم ذرا کونے میں جا کر کھڑے ہو، میں قہوہ پیالے میں نکالوں گی۔" ۔"اب وہ دو پیالے پتھر کے کاؤنٹر ٹاپ پر رکھ رہی تھی

کیوں؟ میں یہاں کھڑا کیوں نہیں ہو سکتا؟" بہرام نے دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اور ابرو اچکا کر" ۔پوچھا

کیونکہ تم اتنے پیارے ہو، مسٹر بھرے کہ میں تمہیں دیکھتے ہوئے کہیں قہوہ ہی نہ گرادوں۔" ۔"اس نے پلکیں جھپکاتے ہوئے معصومیت سے کہا تو بہرام گڑبڑا گیا، گال یکلخت سرخ پڑے

ایڈیٹ، ظاہر سی بات ہے تمہیں چھینکیں آرہی ہیں، قہوہ خراب ہو جائے گا۔اب جاؤ، سنائی" نہیں دیتا کیا؟ سچ میں مسٹر بھرے ہو؟" مصنوعی غصّے سے کہتی وہ اب برتن کو آگ سے نیچے اتار ۔رہی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہی تھا-"وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا اب رومال سے ناک cutie pie بھرے سے اچھا تو"
-رگڑتا کونے میں جا رہا تھا اور نحل قہوہ نکالتے ہوئے مسکرا رہی تھی

—---

گیارہ دن بعد

آج کی صبح برصغیر میں اپنے ساتھ سردی کا موسم لائی تھی-درخت پتوں سے خالی تھے اور دل تپتی گرمی کو سہہ لینے کے بعد اب شکووں سے خالی تھے- نحل کو اب یہاں کی عادت ہو گئی تھی- اسے اپنے والدین بہت یاد آتے تھے اور ماہا بھی مگر اسے یہ معلوم تھا کہ کبھی نہ کبھی وہ یہاں سے چلی جائے گی-یہ جگہ اس کو بہت مانوس لگتی تھی لیکن اسے اس سے فرق نہیں پڑتا تھا-اس کا خاندان،اسکے پھول،اس کا کیفے سب وہاں تھے-وہ اسی زمانے کے لئے بنی تھی-وہ روز اپنے آپ کو ایسی جھوٹی تسلیاں دیتی تھی-مثبت سوچ جب انسان کی رگوں کا حصّہ بن جائے،تو مایوسی اصل میں کفر لگنے لگتی ہے-

اس کا کمرا مینار نما عمارت کی تیسری منزل پر بنا تھا-اس کو یہاں آئے بارہ دن بیت گئے تھے-اب یہ مینار بہت اچھا لگتا تھا اور یہاں کے مکین بھی-بہرام اس کو واقعی بہت کیوٹ لگتا تھا اور شہرام

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کے ہر سوال کا جواب نرمی سے دیتا تھا- وہ لوگ اس کے ساتھ بہت اچھا سلوک روا رکھتے تھے- یہاں کے خانساموں سے بھی اس کی خوب دوستی ہو گئی تھی اور وہ ان تینوں کے ساتھ مل کر بہرام کو بہت ستاتی تھی اور وہ بیچارہ بس دل ہی دل میں اس کو کوستا رہتا تھا- باقی ملازمین بھی اس کو بہت پسند کرنے لگے تھے اور جلد ہی وہ سب کی لاڈلی بن گئی تھی- تیسری منزل پر نخل، بہرام اور وہاں کی باغبان کے کمرے تھے- نخل کا کمرہ بہت بڑا تھا اور جب سے وہ آئی تھی وہاں کی چادر سے لے کر پردے تک، ہر چیز گلابی ہوتی تھی- بالکنی میں نخل نے ہر طرف پھول پودے اگائے تھے اور گو کہ بہرام کا زکام اب ٹھیک ہو چکا تھا لیکن اس کی پھولوں کی الرجی کی وجہ سے نخل جب بھی سب کو بالکنی میں قہوہ پینے کے لئے بلاتی تھی تو بہرام کی چھینکیں روکے نہ رکتی تھیں- زندگی اس زمانے میں اتنی بھی بری نہیں تھی، بس اگر ماہا اور اس کے والدین ہوتے تو زندگی مکمل بھی ہوتی- وہ روز دل کے کسی نہاں خانے میں یہی تمنّا کرتی تھی کہ کسی طریقے سے ماہا بھی یہاں آ جائے- اس کا دل کہتا تھا وہ آس پاس ہی ہے اور نخل جیسے لوگوں کے لئے دل کے یہی خیالات بہلانے کو کافی ہوتے ہیں-

اس نے بے اختیار سر جھٹک کر تمام سوچوں کو پرے پھینکا اور انگڑائی لی- وہ جب سے یہاں آئی تھی اس کے سر اور ہڈیوں میں درد رہتا تھا- کبھی کبھار یہ سر درد اتنی شدّت اختیار کر لیتا تھا کہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شہرام اسے کانچ کی ایک شیشی دیتا تھا جس میں ایک عجیب سا مایا ہوتا تھا- وہ اسے پیتی تھی تو کچھ چین آتا تھا- شہرام نے بتایا تھا کہ اسے اور بہرام کو بھی یہی شکایات تھی اور یہاں کے لائبریرین نے ہی انہیں ان شیشوں کے بارے میں بتایا تھا- اب وہ سب اس درد کے عادی تھے- جب درد ہوتا تھا وہ دوا لے لیتے- آج کی صبح درد اس لئے نہیں تھا کیوں کہ وہ کل رات دوا لے کر سوئی تھی- اس کے شہد رنگ بال بکھرے ہوئے تھے اور کچھ لٹیں سونے کے باعث منہ پر چپکی ہوئی تھیں- اب چونکہ وہ اس زمانے کا حصہ تھی تو جینز اور فراک تو نہیں پہن سکتی تھی اسی لئے اس نے بہرام، جو کہ ایک بہت اچھا فیشن ڈیزائنر بھی واقع ہوا تھا، سے کہہ کر اپنے لئے گلابی اور جامنی رنگ کی لمبی گھیر دار قمیضیں اور چوڑی دار پاجامے بنوائے تھے جو اس کو بہت پسند تھے- اب بھی وہ ایک گلابی قمیض میں ملبوس تھی جس کے دامن پر بہت نفاست سے پھولوں کا کام کیا گیا تھا- سبز آنکھیں نیند میں ڈوبی تھیں اور وہ دوبارہ سونے ہی لگی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی-

اس نے دوپٹہ اوڑھا اور اٹھ کر دروازہ کھولا- سامنے بہرام کھڑا تھا اور دروازے سے دور کچھ فاصلے پر باغبان لڑکی کھڑی تھی جو اپنا نام آرزو بتاتی تھی لیکن نحل کو ہمیشہ اس کی اجاڑ پہاڑ حالت دیکھ کر اس کے نام پر شک ہوتا تھا- نحل کی حالت دیکھ کر بہرام کو بے اختیار ہنسی آئی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہارے بالوں کو کہاں سے کرنٹ لگا؟" ہنستے ہوئے اس کی چھوٹی آنکھیں اور بھی چھوٹی ہو گئی" تھیں اور آنکھوں کے گرد لکیریں بن گئی تھیں۔(اچھا لگتا تھا وہ ایسے ہنستے ہوئے لیکن ابھی تو وہ مذاق اڑا رہا ہے ناں۔غصّہ کرو نحل، غصّہ!)

مجھے تو صرف آج لگا ہے لیکن تمہارے بالوں میں تو روز چڑیا کا گھونسلا بنا رہتا ہے۔شاید" پرندوں کو بہت پسند ہو تم۔"غصّے سے کہتی وہ اب بالوں کو جوڑے میں قید کر رہی تھی جبکہ بہرام اب اپنی ہنسی روکنے کے لئیے منہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا۔

جب اس نے بالوں کو باندھ لیا تو دروازہ کھول دیا تاکہ وہ دونوں اندر آجائیں۔آرزو کہنے کو تو باغبان تھی لیکن کبھی بھی اس کی حلیہ سے ایسا نہیں لگتا تھا۔وہ ہمیشہ بھورے یا دوسرے ڈارک شیڈز کے کپڑے پہنتی تھی۔بھورے بال اس کے ہمیشہ الجھے ہوئے رہتے تھے اور اس سے پوچھو کہ وہ کب سے یہاں ہے تو کہتی تھی کہ اسے نہیں پتہ۔وہ زیادہ تر ہر بات کے جواب میں یہی کہتی تھی۔اب بھی جب وہ اندر داخل ہوئی تو اس کے دائیں گال پر مٹی لگی تھی جس کو نحل نے جلدی سے آگے بڑھ کر اپنے رومال سے صاف کر دیا اور پھر اس کو بیڈ پر بیٹھنے کا کہہ کر وہ غسل خانے میں چلی گئی۔جب وہ واپس آئی تو منہ ہاتھ دھلے ہوئے تھے اور بال صفائی سے بنے ہوئے تھے جبکہ آرزو کمرے کی کھڑکی سے باہر لگے خالی پیڑ کو دیکھ رہی تھی۔دوسری طرف

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بہرام کی آنکھوں میں بار بار پانی آرہا تھا اور ناک سرخ پڑ گئی تھی۔ نحل کو بے اختیار اس کی الرجی یاد آئی تو اس نے فوراً ماتھے پر ہاتھ مارا۔ کتنی بے وقوف تھی ناں وہ بھی؟! ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر وہ بالکنی کی طرف بھاگی اور ایک ہی جست میں وہاں نصب لکڑی کا بھاری دروازہ بند کیا۔

"تم تو لگتا ہے بہرے ہونے کے ساتھ ساتھ عقل کے کھوٹے بھی ہو۔ جب الرجی ہے تو دروازہ بند کر لیتے۔ پتا نہیں ہے کہ وہاں پھول ہیں؟" نحل غصّے سے کہتی اب بیڈ کے سامنے رکھی سرخ لکڑی کی کرسی پر بیٹھ رہی تھی۔ بہرام نے دیکھا کہ اس کا چہرہ دھلنے کے بعد بہت شفاف اور ترو تازہ لگ رہا تھا۔ پانی کی چھوٹی چھوٹی بوندھیں اس کی سبز آنکھوں پر سایہ گیر پلکھوں میں پُری ہوئی تھیں جیسے سبز پتوں کی ڈالیوں پر اوس کی بوندھیں اور جالی دار کھڑکی سے چھن کر آتی صوبہ کی دودھیا روشنی اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ سب سے خاص بات تو یہ تھی کہ اس پیاری لڑکی کا دل بھی اس کے چہرے کی طرح بہت شفاف تھا۔ کیا یہ معصومیت کی انتہا تھی؟ اس کی اپنی ہی سوچ نے اسے چونکا دیا۔ یہ کیا سوچ رہا تھا وہ، اس نے فوراً اپنی نظروں کا رخ کھڑکی کی طرف کر لیا۔

"ایسے مت بولو بہت عقلمند ہوں میں۔ سب تعریف کرتے ہیں میرے دماغ کی۔" اس نے ہلکے سے بولا۔ نگاہیں اب بھی کھڑکی پر تھیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عقل مند کا تو نہیں پتا، لیکن عقل بند تو بہت ہو" اور یہ کہہ کر وہ آرزو کے ہاتھ پر تالی مار کے "خوب ہنسی- بہرام کو تو گویا پتنگے ہی لگ گئے-

ہم تمہیں لینے آئے ہیں، شہرام نے سب کو نیچے اپنے کام والے کمرے میں بلایا ہے-" بہرام" نے برا منہ بنا کر اطلاع دی-

"اچھا اچھا- کوئی خاص بات ہے کیا ویسے؟" نحل نے دونوں سے پوچھا-

"ہاں! کوئی خط موصول ہوا ہے گجرات کے راجہ کی طرف سے" آرزو نے پہلی بار کچھ بولا- اب وہ تینوں اٹھ کر نیچے جا رہے تھے-

----

www.novelsclubb.com ----------

گیارہ دن بیت گئے تھے اور وہ اب بھی سفر میں تھی- وہ لوگ ہر روز رات کو کسی سرائے میں ٹھہر جاتے تھے اور ہر دن دوبارہ جانبِ منزل روانہ ہو جاتے تھے یہاں تک کہ برصغیر میں سردیوں نے اپنے خیمے گاڑ لئے اور ان لوگوں کو لوہے کے صندوق نما بکسے میں سے اپنے لئے گرم کپڑے نکالنے پڑے- اب وہ لوگ بکسر میں داخل ہو چکے تھے- بس آدھا دن اور پھر وہ لوگ اس کی

رہائش گاہ میں پہنچ جائینگے ،ماہ رخ نے دل میں سوچا-بیچ سفر کے دوران گائیتری کی طبیعت بھی خراب ہوئی تھی اور اس وقت ماہ رخ نے اس کی تیمارداری کی تھی جس کی وجہ سے اب اس ملازمہ کو ماہ رخ بہت زیادہ پسند تھی-

اسے یہ زمانہ بہت پسند آنے لگا تھا، یہاں وہ سب تھا جو اس زمانے میں نہیں تھا-بس اسے نحل بہت یاد آتی تھی-

کتنی دیر ہے، کوچبان سے پوچھو-" ماہ رخ نے اپنے سامنے بیٹھی گائیتری سے کہا جس نے سر ہلا" کر اپنے سر کی پشت کے پاس بنی چھوٹی سی کھڑکی کو سرکایا اور کوچبان سے گجراتی میں سوال کیا جس کا جواب بھی گجراتی میں آیا تھا-

-کچھ گھنٹے ،جی "گائیتری نے اسے بتایا"

www.novelsclubb.com

—---

نحل اب تک گنگ بیٹھی تھی-اسے حیرانی بھی تھی، خوشی بھی-فرط جذبات سے اس کی دودھیا رنگت سرخ ہو رہی تھی-بہرام بھی اس کے لئے خوش تھا-ان لوگوں کے دل کا وجدان آخر

درست تھا-اس کی دوست یہاں آرہی تھی، وہی جو اس محل، اس اونچے مینار کی مالک تھی- بیگم ماہ رخ ذوالفقار اپنے گھر آرہی تھی-

نحل اور بہرام، تم دونوں شام کو اس کا استقبال کر لینا، شاید میں موجود نہ ہوں، مجھے کچھ ذاتی امور کے لئے آبادی کی طرف جانا ہے-" شہرام بہت تھکا تھکا لگ رہا تھا- وہ زیادہ تر کتابوں کے درمیان پڑھائی میں مصروف رہتا یا پھر باہر کے کام نمٹانے میں مصروف ہوتا-اس کی آنکھیں آج بھی اتنی ہی گہری اور سیاہ تھیں جیسی پہلے دن تھیں جب نحل نے اسے دیکھا تھا- وہ ہمیشہ سیاہ سلک کی بٹنوں والی شرٹ پہنتا تھا جو نحل کی معلومات کے مطابق انگریزوں کا انداز تھا- شاید وہ انگریزوں سے بہت مرعوب تھا-اس کے سیاہ بال اب بھی سنہری سانولے ماتھے پر بکھرے تھے البتہ شیو ہلکی بڑھی ہوئی تھی perfectly sculpted ہوئے تھے اور چہرہ اب بھی اور اس پر ایسے بہت سوٹ کر رہی تھی-

www.novelsclubb.com

ہاں ٹھیک ہے" بہرام نے سر اثبات میں ہلایا-اب شہرام آرزو سمیت تمام ملازمین کو اپنی نئی مالکن کے متعلق اطلاع دے رہا تھا اور چند ایک ہدایات بھی- جہاں تک اس کا خیال تھا ماہ رخ بھی نحل کی طرح ہونے والی تھی تو اسے ساری باتیں اسے سمجھنے میں زیادہ محنت نہیں لگنے والی تھی-راجہ کے خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ اس کے والدین حراست میں تھے اور جب تک وہ اپنا کام

ختم نہ کر لے ان کو رہا نہیں کیا جائے گا-راجہ نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کام میں نحل احرام، بہرام سیال اور شہرام سیال نامی لوگوں کو اس کا ساتھ دینا ہے اور اس کے حکم کی تعمیل کرنی ہے-اسے یہ بات کچھ پسند نہیں آئی تھی-اس کو اپنی پڑھائی مکمل کرنی تھی اور اسے کسی کی مدد کرنے میں فی الحال کوئی دلچسپی نہیں تھی-

یہ خط پڑھ کر شہرام کے ذہن میں بہت سے سوال اٹھے تھے لیکن ایک کا جواب بھی اس کے پاس نہیں تھا اسلئے اب وہ اس شخص کے پاس جانے والا تھا جس کے پاس جواب تھا-

—---

شام کا آسمان نارنجی اور گلابی رنگ کا بہترین امتزاج تھا-سرد ہوائیں اب زور وشور سے چل رہی تھیں اور مغرب کا وقت ہونے کو تھا-ایسے میں سورج چھپنے کو بے تاب تھا اور چاند بھی آسمان پر ہلکا سا سایا چھوڑے ہوئے تھا-پرندے اپنے گھروں کو جا رہی تھے اور درخت خاموش تھے کہ اب سرسراہٹ پیدا کرنے کے لئے پتوں کا وجود باقی نہ تھا-

شہرام، تم چلے جاؤ-ہم سنبھال لیں گے-" خاکی رنگ کے لباس میں ملبوس بہرام نے اس کو" تسلی دی-وہ تینوں اس وقت مینار کے باغ کے داخلی دروازے پر کھڑے تھے- نحل کی سبز

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آنکھوں میں انتظار اور خوشی کا ملا جلا تاثر تھا- وہ آج بھی ہلکی گلابی رنگ کی انار کلی میں ملبوس تھی اور شہد رنگ بال کھولے ہوئے تھے کہ وہ کمر تک گرتے تھے- بھرے سیب جیسے گال سردی کے باعث گلابی ہو رہی تھے- بہرام اس کے برابر میں کھڑا تھا اور وہ بھی خوش لگتا تھا- خاکی رنگ کے کرتا شلوار میں وہ بہت اچھا لگ رہا تھا کیوں کہ یہ رنگ اس کی بھوری آنکھوں اور بالوں کے ساتھ بچ رہا تھا- بال آج سمیٹ کر اچھے سے سیٹ کیئے تھے- ان دونوں کے برعکس شہرام اپنے نارمل حلیہ میں ہی تھا- اس نے سلک کی سیاہ بٹنوں والی شرٹ پہن رکھی تھی اور ساتھ میں سیاہ ہی پینٹ- بال آج بھی ازلی انداز میں ماتھے پر بکھرے تھے- سیاہ آنکھوں کے تاثر سے لگتا تھا کہ وہ کہیں جانے کی تیاری میں ہے-

"ہاں میں نکلتا ہوں-" یہ کہہ کر وہ لوہے سے بنے لمبے جالی دار دروازے کا تالا کھولنے لگا جس کی چابی صرف اس کے پاس ہی ہوتی تھی- یکلخت گھوڑوں کی چاپ سنائی دی اور ساتھ ہی نحل کی خوشی سے بھرپور چیخ-

"آگئی ماہا!" اور وہ واقعی آگئی تھی- شہرام نے گہری سانس بھری اور پیچھے ہو کر کھڑا ہو گیا- دروازہ اس نے کھول دیا تھا- ماہ رخ کی کوچ کا دروازہ کھلا اور سب سے پہلے وہاں سے ایک درمیانی عمر کی عورت نکلی جو ایک جست میں اتر کر اب کوچبان کو گجراتی میں کچھ بول رہی تھی-

www.novelsclubb.com

کوچبان فوراً اٹھ کر کوچ کے دروازے کے پاس آیا کہ ماہ رخ کو اتار سکے کیونکہ کوچ کے دروازے اور زمین میں بہت فاصلہ تھا۔ایک لمحہ گزرا تھا کہ ماہ رخ دروازے میں نمودار ہوئی ۔اور نحل تو گویا رونے والی تھی جب بہرام نے اسے ہنس کر چپ رہنے کو کہا

شہرام اب تک اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔وہ ویسی نہیں تھی جیسا اس نے سوچا تھا۔اس نے دیکھا کہ جب کوچبان نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس نے ماتھے پہ بلوں کے ساتھ اشارے سے اسے دور ہٹا دیا اور خود اپنے لباس کے گھیر کو دو انگلیوں سے اونچا کرتے ہوئے ایک جست میں نیچے اتر گئی۔اب وہ اپنے لباس پر سے گرد جھاڑ رہی تھی، پھر اپنے نوکیلے سیاہ بالوں کو کان کے پیچھے اڑس رہی تھی، پھر وہ ملازمہ کو کچھ سخت سست سنا رہی تھی جس پر ملازمہ کا منہ لٹک گیا تو اس نے اپنا لہجہ نرم کر لیا، ملازمہ مسکرا دی، ساتھ وہ بھی مسکرائی، ہلکا سا اور شہرام کو لگا اس نے اس سے زیادہ عجیب لڑکی نہیں دیکھی تھی۔وہ نرم گرم کا امتزاج تھی۔رنگت اس کی زرد سی تھی جس میں سردی کے باعث سرخی گھلی ہوئی تھی۔اس کی آنکھیں سرمئی تھیں اور انھیں ۔دیکھ کر شہرام کو بادلوں کے سائے میں چھپا چاند یاد آیا اور بہت یاد آیا

ماہا تم آگئیں!" نحل نے آگے بڑھ کر اس کو گلے سے لگایا اور رونے لگی۔"تمہیں اندازہ ہے" میں کتنی اکیلی تھی۔تم ٹھیک ہو ناں؟ تم تو پوری کی پوری شہزادی لگ رہی ہو۔میں کیسی لگ رہی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوں؟"وہ بولے جارہی تھی اور اتنی زور سے گلے لگی تھی کہ ماہ رخ کو لگا اس کی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔وہ ہنس دی۔

اسے چھوڑو تو سہی نحل۔ تبھی تو وہ کچھ بولے گی ناں۔"بہرام نے آگے بڑھ کر ماہ رخ کی مشکل آسان کی اور ساتھ ہی سر کے خم سے اسے سلام کیا جس کے جواب میں اس نے بھی سر کو خم دیا۔ نحل نے بھی اسے چھوڑ دیا البتہ اس کا ہاتھ پکڑے رہی اور نم آنکھوں سے اس کو دیکھ کر مسکراتی رہی۔

"کیسی ہو، نحل؟"

"خوش ہوں بہت۔ لیکن تم مجھے یہاں دیکھ کر حیران کیوں نہیں ہوئیں؟"

"راجہ نے تم سب کے بارے میں بتا دیا تھا۔ یہاں شہرام اور بہرام سیال بھی ہیں، ہیں ناں؟"

ہاں ہم ہیں، اور ہم تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔"جواب شہرام کی طرف سے آیا تھا جو اب کہیں بھی جانے کی تیاری میں نہیں لگتا تھا۔ماہ رخ نے سر کے خم سے اس کا شکریہ ادا کیا اور اب نحل دوبارہ اس کے گلے لگ رہی تھی اور ماہ رخ خود بھی۔

تمہیں وہ بھوری آنکھوں والا دکھ رہا ہے؟"نحل نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

-ہاں" ماہ رخ نے بھی ہلکے سے ہاں کہا"

ہے پورا-" نحل نے بڑے مزے سے اطلاع دی-وہ دونوں cutie pie -وہ بہرام ہے"

-آپس میں کوئی بات کر رہے تھے اس لئے دیہان نہیں دیا

-اور وہ گہری سیاہ آنکھوں والا دکھ رہا ہے؟" پھر سے سرگوشی کی"

-ہاں" ماہ رخ اس کے یوں کہنے پر ہنسنے لگی"

بلکل پرنس چارمنگ ہے" نحل نے بہت سنجیدگی سے اس کی معلومات میں اضافہ کیا اور وہ بے"

-اختیار ہنس دی

اب وہ ماہ رخ کو مینار میں لے کر جا رہی تھی اور باقی سب بھی اس کے پیچھے چلے جا رہے تھے-

-سورج ڈوب گیا تھا، چاند آسمان پر اتر آیا تھا

—---

دو دن بعد

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ماہ رخ کو یہ مینار بہت پسند آیا تھا- گائیتری کو یہاں کے کھانے کچھ عجیب لگے تھے لیکن اپنی بیگم جی کی خاطر وہ چپ رہی تھی- وہ بھی تو اتنا خیال رکھتی تھیں ناں اس کا- آج کا دن سردی میں شدت لایا تھا اور شاید ماہ رخ کی پریشانی میں بھی- نحل کا ساتھ اس کے لئے باعثِ مسرت تھا اور اسی طرح بہرام اور شہرام نے اس کا بہت اچھے سے استقبال کیا تھا اور اپنے بارے میں بھی بتایا تھا- ماہ رخ کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ اس سمیت ان تین لوگوں کو وقت میں پیچھے کون لایا، اور کیوں لایا؟ یہ ممکن کیسے ہو سکتا تھا؟ وہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے باہر دیکھتی قہوے کے گھونٹ بھر رہی تھی- چھن کر آتی صبح کی دھوپ نے جب اس کی آنکھوں کو اپنے حصار میں لیا تو وہ چاندی کے پیالے کی طرح چمکنے لگیں- وہ ایک بار حیدر آباد والا کام ختم کر لے اور اپنے والدین کو چھڑوا لے، پھر وہ سارے جواب ڈھونڈ لے گی- اس کی سوچوں کی لڑی دستک کی وجہ سے ٹوٹ گئی، الگ الگ خیالات موتیوں کی مانند فرش پر بکھر گئے، قہوا ہلکا سا چھلک کر اسکی انگلی پر بہہ گیا- اس کی تیوری چڑھی اور ناک پر غصّہ لئے اس نے دروازہ کھولا-

تاثرات ایک لمحے میں نرم پڑے- سامنے شہرام کھڑا تھا- پھر وہی سیاہ سلک کی شرٹ، ماتھے پر بکھرے سیاہ بال، گہری سیاہ آنکھیں-

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم یہاں ؟"ماہ رخ نے خوش گوار حیرت سے سوال کیا-وہ بہت کم ہی موجود ہوتا تھا ورنہ اپنے "
-کاموں میں مصروف رہتا تھا

ہاں،جب تم آئی تھیں تو یہاں کا کتب خانہ نہیں دیکھ پائی تھیں ناں-"ماہ رخ کے لب اوہ میں "
-سکڑے

میں آتی ہوں-"اور دس منٹ بعد وہ دونوں کتب خانے میں داخل ہو رہے تھے جو عمارت کے "
باقی کمروں کے مقابلے میں کافی بڑا تھا-لکڑی کا دروازہ اور ماہ رخ کا منہ ایک ساتھ کھلے تھے-
-"واہ"اس کے منہ سے بے اختیار نکلا اور شہرام اسے دیکھ کر مسکرایا

جب میں یہاں آیا تھا تو یہاں بہت کم کتابیں تھیں-میں چند سالوں سے یہاں اپنی پسندیدہ "
کتابیں جمع کر رہا ہوں-دراصل یہ لائبریری تو تمہاری ہی ہے-"وہ اسے بتا رہا تھا اور وہ حیرت
-سے چاروں اطراف گھوم کر کتابوں کو دیکھ رہی تھی

میری؟یہ میری ہے؟"وہ کبھی اتنی متاثر نہیں ہوتی تھی لیکن یہ اس کی سوچ سے بلکل برعکس "
-تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں، یہ پوری جگہ، پوری عمارت تمہاری ہے تو کتابیں بھی ہوئی ناں" شہرام نے ہنستے ہوئے" کہا۔ "اچھا آؤ میں تمہیں وہ کتابیں دکھاؤں جو میرے آنے سے پہلے یہاں تھیں۔" وہ اسے راستہ دکھا کر اب اس کمرے کے دوسرے کونے میں لے جا رہا تھا۔

یہ دیکھو، یہاں سنسکرت، ہندی، اردو، فارسی اور انگریزی، اس خطّے کی تقریباً ہر زبان کی" کتابیں ہیں" وہ اسے بتا رہا تھا لیکن وہ نہیں سن رہی تھی۔ وہ سن سی کھڑی ان کتابوں کی جلدوں کو تک رہی تھی۔

مجھے یہ زبانیں سمجھ آ رہی ہیں" وہ بڑبڑائی"۔

سوری؟ کچھ کہا تم نے؟" وہ جو اس کو کتابوں کے بارے میں بتا رہا تھا ٹھہر گیا"۔

مجھے یہ زبانیں سمجھ کیوں آ رہی ہیں؟" اب آواز واضح تھی لیکن بدقت نکل رہی تھی"۔

تم یہ سب سمجھ سکتی ہو؟" اس نے آرام سے پوچھا اور ماہ رخ نے سر اثبات میں ہلایا۔"

کوئی بات نہیں۔ تمہیں نہیں لگتا کہ اب ہمیں ان عجیب چیزوں کا عادی ہو جانا چاہیے؟""" شہرام نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بہت سہولت سے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوں، صحیح کہہ رہے ہو۔" تھوڑی ہی دیر بعد وہ وہاں سے معذرت کرتی چلی گئی تھی۔اب " کتب خانے میں شہرام بچا تھا اور ادھیڑ عمر لائبریرین۔

میں اسے ان شیشیوں کے بارے میں بتانے جارہا ہوں، وہ بیچاری بہت الجھی ہوئی ہے" اس " نے اس بوڑھے آدمی کو بتایا۔آدمی ساٹھ یا ستر کے بیچ کی عمر کا تھا اور سر تا پیر سفید تھا۔سفید بال، سفید رنگت۔شہرام کی بات پر آدمی نے معنی خیز انداز میں اسے دیکھا اور سر کو خم دیا۔

شہرام کی آنکھوں میں دو دن پہلے کا منظر لہرانے لگا۔

یہ وہ دن تھا جب اسے راجہ کا خط موصول ہوا تھا۔دوپہر ڈھل گئی تھی اور وہ کتب خانے میں لائبریرین خیر البشر صاحب کے ساتھ بیٹھا تھا۔یہ وہی انسان تھے جنہوں نے اس کو سب سمجھایا تھا جب وہ اس زمانے میں آیا تھا اسی لیے وہ ان کی بہت عزت بھی کرتا تھا اور اپنے مسئلے بھی انہیں کہ پاس لے کر آتا تھا۔

تو آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ ہمارے وقت میں پیچھے آنے کا ایک خاص مقصد ہے؟ لیکن بشر " صاحب، یہاں تک تو مجھے بھی سمجھ آتا ہے۔آپ یہ بتائیے کہ ہمیں حیدر آباد کیوں بھیجا جارہا ہے؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ تو میں بھی نہیں جانتا، بیٹا۔ بس یہ سمجھ لو کہ جن لوگوں نے وقت کے اس چکر کے ساتھ" چھیڑ چھاڑ کی ہے، یہ بھی ان ہی لوگوں کا سجایا ہوا ایک کھیل ہے۔" وہ چائے کے گھونٹ بھرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

منظر ہوا میں تحلیل ہوا اور شہرام کتب خانے کا دروازہ بن کرتا ہوا نکل گیا۔ اسے اس زمانے میں آنے کے بعد بہت مشکلات پیش آئی تھیں، کم از کم وہ ماہ رخ کی مشکلات تو کم کر سکتا تھا۔

—--

سردی کی وجہ سے اس نے سیاہ رنگ کا ٹرینچ کوٹ پہن رکھا تھا اور اس کے ہاتھ میں پرانے طرز کی پسٹل تھی جس سے وہ سامنے کا نشانہ لے رہی تھی۔ اس کے ساتھ شہرام کھڑا تھا جو اس کو وقتاً فوقتاً ہدایات دے رہا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے لمبی سانس لی جس کے باعث سفید دھند اس کے منہ سے خارج ہوئی اور پھر نشانہ لیا۔ ایک۔۔ دو۔۔ تین، یکے بعد دیگر پسٹل سے گولیاں آزاد ہوئیں اور سامنے لگے ٹارگیٹ کو چیرتی ہوئی گئیں۔ ماہ رخ نے آنکھیں مینچ لیں۔ اس وقت کی گنز کافی آواز کرتی تھیں۔ وہ لوگ مینار کے باغ سے تھوڑی دور ایک کھلے میدان میں کھڑے تھے اور ماہ رخ تیاری کر رہی تھی ہر اس چیز کو تباہ کرنے کی جو اس کے راستے میں آتی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گڈ۔ تمہارا نشانہ حیرت انگیز طور پر بہت اچھا ہے۔اب تلوار کی باری۔" شہرام نے مسکراتے" ہوئے اس کی طرف لکڑی کی تربیتی تلوار اچھالی جس کو اس نے ایک ہاتھ سے پکڑ لیا۔

تلوار؟ کیا واقعی اب بھی تلوار کا استعمال ہوتا ہے؟" ماہ رخ نے ہنسی اڑائی۔"

ہاں بلکل، ضرورت پڑنے پر ہوتا ہے-" اور کہنے کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر وار کیا جس" کو ماہ رخ نے برق رفتاری سے روکا۔اس کا کوٹ اس کی ہر حرکت کے ساتھ اڑ رہا تھا اور بال منہ سے ٹکرا رہے تھے۔آج وہ طوفان کی مجسم صورت تھی۔

تم ہمیشہ بلیک کلر کیوں پہنتے ہو؟" اس نے پھولے ہوئے تنفس کے ساتھ کہا اور ساتھ ہی" شہرام کے بازو کی طرف تلوار گھمائی جس کو اس نے روک لیا اور پھر تلوار سے دور دھکیلا۔اب وہ دونوں بہت فاصلے پر تھے۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ یہ کلر مجھ پر اچھا لگتا ہے۔" اس نے دور سے بلند آواز میں کہا کیونکہ ہوا کے جھونکوں کی" وجہ سے آواز سنائی نہ دیتی تھی اور کہتے ہی اس نے دوڑ لگا کر ماہ رخ کی تلوار پر وار کرنا چاہا جس کو چکمہ دے کر وہ دوسری طرف نکل آئی۔اب وہ دونوں ایک دوسرے کی چھوڑی ہوئی جگہوں پر کھڑے تھے اور اپنی سانس کو بحال کر رہے تھے۔ماہ رخ اب دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکی ہوئی تھی اور جیسے ہی شہرام نے بھی پسینہ صاف کرنے کے لئے ہاتھ اوپر کیا، ماہ رخ نے پوری

قوت سے دوڑ لگائی اور پھر دونوں کی تلواریں ٹکرائیں۔اب وہ ایسے کھڑے تھے کہ ان کے چہروں کے درمیان تلواریں تھیں۔دونوں ہاتھوں سے پکڑے وہ اپنی تلواروں سے دوسرے کی تلوار کو دھکا دینے کی کوشش کر رہے تھے۔

اور سلک کیوں پہنتے ہو؟ کیا وہ حرام نہیں ہے؟"اس نے آہستہ سے کہا۔شہرام اس کی بات پر" ہنسا اور پھر سے دھکیلا۔اس بار ماہ رخ وقت ضائع کیئے بغیر نیچے جھکی اور دوسری جانب نکل کر شہرام کی پشت پر حملہ کیا مگر اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے وار کو روکا اور خود مڑ کر اس قوت سے ماہ رخ کی تلوار پر ضرب لگائی کہ تلوار دور جا گری۔اب شہرام کا ہتھیار ماہ رخ کی گردن پر ۔تھا۔ماہ رخ کو لکڑی کا کھردراپن محسوس ہو رہا تھا۔اس نے تھوک نگلا۔شہرام مسکرا رہا تھا

ہے۔کیڑوں سے نہیں، پودوں کے فائبیرز سے بنایا جاتا ہے۔"اس نے synthetic silk بھی آہستہ سے جواب دیا پھر آنکھیں بند کر کے مسکرایا۔"میں جیت گیا۔"یکلخت اسے اپنی تھوڑی کے نیچے کوئی نوکیلی چیز محسوس ہوئی، چبھن بڑھی تو اس نے فوراً آنکھیں کھولیں۔ماہ رخ مسکرا رہی تھی۔اس کی گردن پر لکڑی کی تلوار اب بھی موجود تھی لیکن اب شہرام کی تھوڑی کے نیچے بھی اصلی چاقو تھا۔

نہیں، مقابلہ برابر ہوا۔"ماہ رخ نے بھی اسی کے انداز میں دہرایا تو وہ ہنس دیا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

—---

وہ سب فجر سے ہی تیاری کر رہے تھے۔آج شام ہی ان کو نکلنا تھا۔وہ سب اس وقت مینار کے وسطی ہال ہیں ں موجود تھے اور شہرام باہر سواری کا کام دیکھ رہا تھا۔سامان باندھ لیا گیا تھا۔اس وقت سب سے زیادہ غصہ بہرام کو آیا ہوا تھا جس نے بہت مشکل سے ماہ رخ کے لیئے مخصوص ملبوسات ڈیزائن کئے تھے اور اب کوئی اس کی مرضی کے مطابق ان کو پیک نہیں کر رہا تھا۔اس لیئے وہ باآواز بلند احتجاج کر رہا تھا اور نحل اس کے غصے پر تیل بڑی خوبی سے چھڑک رہی تھی۔ماہ رخ کو ان دونوں کا ایسا لڑنا کافی لطف اندوز کرتا تھا۔

ارے مسٹر بہرے، میں تو تمہیں کہہ رہی ہوں، تم ان کپڑوں کو خود پر ٹانگ کر لے چلو۔کسی" ہینگر سے کم تھوڑی ہو؟"اور اپنی ہی بات پر زور سے ہنس پڑی، ساتھ کھڑی گائیتری بھی کھسیانی سا ہنس دی پھر بہرام کا بسورتا چہرا دیکھ کر چپ ہو گئی۔

میں نے تمہاری بے کار رائے نہیں مانگی، اچھا؟ مجھے تو تمہیں دیکھ کر ہی لگتا ہے تمہیں فیشن کا" الف بے بھی نہیں پتہ" بہرام جل کر کہتا اب کچھ ملازموں کو پیکنگ کا طریقہ سمجھانے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہاں تو؟ ہمیں کیا ضرورت فیشن کی؟ میں تو بچپن سے ہی حسین ہوں۔ ہیں ناں، گائیتری جی؟""

نحل نے تلے ہوئے پاپڑ کترتے ہوئے گائیتری سے سوال کیا۔ گائیتری کو تو یہ والی بیگم کچھ شیادہ ہی پسند تھی۔

ہاں جی ہاں "اس نے فوراً سر کو زور زور سے ہلایا۔"

زیادہ پٹر پٹر مت کرو یہاں، کام کر رہا ہوں میں، دکھ نہیں رہا؟" بہرام نے اس کی طرف" مڑے بنا جواب دیا۔

ہاں دکھ رہا ہے تمہارا اسڑا ہوا کام۔ مطلب دیکھو تو سہی، گائیتری۔ یہ والا جو گاؤن ہے اس کے" اوپر جو موتیاں لگی ہیں، کتنی بدنما لگ رہی ہیں ناں؟ ایسے گویا گدھے کے سر پر سینگھ۔"اور وہ دونوں وہاں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس دیں۔ بہرام نے البتہ کوئی جواب نہیں دیا، وہ مصروف تھا۔

نحل تم نے کام مکمل کر لیا؟"اب ماہ رخ نے اس کا دیہان بھٹکانے کے لیئے پوچھا ورنہ بے چارا" بہرام تو رونے ہی لگتا۔

ہاں کر لیا۔ تم بتاؤ، تم نے تیاری کر لی؟"اس نے بھی سوال کیا۔"

"ہاں کر لی۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ایک دن بعد

وہ لوگ کل سے محو سفر تھے۔ نحل، گائیتری اور ماہ رخ بگھی میں سوار تھیں۔ شہرام اور بہرام آگے گھوڑوں پر تھے۔ شام کا وقت تھا۔ سردی کے باعث ان لوگوں نے اونی کوٹ پہن رکھے تھے۔ وہ لوگ بکسر کے آخری سرے پر موجود تھے۔ یہ جگہ خاص طور پر سواریوں کے لئے بنوائی گئی تھی۔ ماہ رخ کسی کتاب کے مطالعہ میں مشغول تھی اور نحل بور سی اپنے ڈوپٹے سے کھیل رہی تھی جب بگھی رک گئی۔ اسی طرح شہرام اور بہرام کے گھوڑوں کی چاپ بھی تھم گئی۔ ماہ رخ نے کتاب پر جھکا سر اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

تم لوگ یہیں رکو، میں دیکھتی ہوں۔" ان دونوں کی ڈری ہوئی شکلیں دیکھ کر اس نے بولا اور" اس سے پہلے کہ وہ دونوں اسے روک پاتیں وہ دروازہ کھول کر اتر چکی تھی۔ بہرام کی بہت منت سماجت کے بعد اب وہ گجراتی طرز کے لہنگے میں ملبوس تھی جو فیروزی رنگ کا تھا اور اس پر بہت ہلکا سا کام تھا۔ یہ اس لئیے تھا کیونکہ وہ حیدر آباد ایک گجراتی عہدیدار بن کر جا رہی تھی۔

بگھی کے باہر آئی تو اس کے چہرے کو برفیلی ہوا نے چھوا۔ شہرام اس کے پاس آیا۔

تم باہر کیوں آگئیں؟"اس نے نرمی سے سوال کیا۔"

ہمیں یہاں کیوں روکا گیا ہے؟"اس نے ماتھے پر بل سجائے پوچھا۔"

فوجیوں نے روکا ہے۔حیدر آباد کے شاہی خاندان کا کوئی فرد گزر رہا ہے۔اس کے لئیے راستہ "خالی کیا گیا ہے۔"شہرام نے تفصیلی جواب دیا۔بہرام اب گھوڑوں کو ایک طرف کر رہا تھا جبکہ شہرام کوچبان سے کوئی بات کر رہا تھا۔

ماہ رخ وہیں کھڑی رہی یہاں تک کہ اسے ایک بہت بڑی سیاہ بگھی نظر آئی جو بہت سے مسلح فوجیوں اور گھوڑوں کی معیت میں چلی آ رہی تھی۔دفعتاً بگھی رکی اور اندر سے ایک دراز قد نوجوان اترا۔وہ سرمئی کوٹ پینٹ میں ملبوس تھا جو انگریزی طرز میں اس طرح سیا گیا تھا گویا اسی کے لئے بنا ہو۔اس کا چہرہ شفاف تھا اور رنگت صاف تھی،گالوں کی طرف ہلکی سی سرخی تھی، شاید سردی کی وجہ سے۔وجیہہ نقوش، مغرور ناک، سرد تاثرات اور بھینچا ہوا جبڑا۔وہ واقعی شاہی خاندان سے تھا۔اس کے بال بلکل سیاہ تھے،اتنے سیاہ کے رات کا اندھیرا اس پر رشک کرتا اور بہت نفاست سے سیٹ کئے گئے تھے۔اس کی آنکھیں سرمئی تھیں،خاموش اور سرد سی۔ماہ رخ کو بے اختیار ٹھنڈ کا احساس ہوا تو اس نے بازو اپنے گرد باندھے۔

یہ کون ہے؟"اس نے نظر ہٹائے بنا ساتھ کھڑے شہرام سے پوچھا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

معلوم نہیں لیکن کوچبان کے مطابق اس کا نام جوہر علی خان ہے۔" شہرام نے اطلاع دی اور "پھر بہرام کے ساتھ گھوڑوں کے پاس چلا گیا۔

جوہر علی خان۔" وہ زیر لب بڑبڑائی۔اسے پہلی ہی نظر میں یہ آدمی بہت زہر لگا تھا۔اس کے "ہر انداز سے عام لوگوں کے لئے حقارت جھلکتی تھی۔وہ کچھ سپاہیوں کو ہدایات دے رہا تھا اور پھر اسی کالی بگھی میں سوار چلا گیا۔

—---

رات کے وقت ان لوگوں نے بکسر کے اختتام پر واقع ایک چھوٹی سرائے میں قیام کرنے کا فیصلہ کیا۔ماہ رخ داخلی دروازے سے داخل ہو رہی تھی جب اسے احساس ہوا کہ شام والی سیاہ بگھی بھی باہر کھڑی ہے۔اس کی تیوری چڑھی اور ناک سکوڑتی،وہ اندر چلی گئی۔ نحل ابھی بھی کسی بات پر بہرام سے لڑ رہی تھی اور وہ بے چارا سر پکڑے چل رہا تھا کیونکہ جب وہ نحل کی مدد کرنے بگھی کے پاس آیا تھا تو نحل صاحبہ نے بنا سوچے سمجھے دروازہ کھول دیا تھا جو سیدھا بہرام کے سر پر لگا تھا۔شہرام اب سرائے کے بیہاری مالک سے بات کر رہا تھا۔وہ بھی کھڑی ادھر ادھر کا جائزہ لینے لگی۔ کوئی دھندلا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزرا تو وہ چونکی اور پھر اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے سر میں ایسی ٹیس اٹھی کہ آنکھوں سے پانی نکل آیا۔وہ فوراً دروازے سے باہر نکلی، سب اپنی دھن میں مگن تھے کسی نے اس کو نہیں دیکھا۔اسے ابکائی آئی تھی۔ سر درد سے پھٹ رہا تھا۔ چاند کی روشنی میں بھی اسے کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔وہ چلتے ہوئے سرائے سے ذرا دور نکل آئی اور پھر گھٹنوں پر ہاتھ رکھے ہانپنے لگی۔اس سمجھ نہیں آرہا تھاایسا کیوں ہو رہا ہے۔ تھوڑی دیر گزری تو اس کی طبیعت بحال ہوئی۔ دفعتاً اسے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ مڑی۔اس کی آنکھیں بھاری ہو رہی تھیں پھر بھی وہ دیکھ سکتی تھی وہاں کون تھا۔پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ سامنے کھڑا تھا۔وجیہہ نقوش، مغرور ناک، سرمئی آنکھیں۔

یہ جگہ رات کے اس پہر آپ کے لئے محفوظ نہیں ہے،آپ اندر چلی جائیں۔" شائستہ لہجہ، مکمل تلفظ۔

میں اپنی حفاظت خود کرنا جانتی ہوں۔مجھے ان نازک مزاج لوگوں کی فکر کی بلکل ضرورت" نہیں جو اپنے لطف کی خاطر لوگوں کا راستہ روکتے ہیں"اس نے شام والے پروٹوکول پر طنز کیااور -جوہر ابرو اچکا کر مسکرایا۔وہ جیسے بہت محظوظ ہوا تھا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مل کر اچھا لگا۔" مخملی آواز اب کہ طنز سے لبریز تھی۔(سیاسی لوگ، ہونہہ)ماہ رخ نے "استہزایہ سر جھٹکا۔ کہہ کر وہ رکا نہیں تھا۔اس کے ساتھ سے گزر کر اسطبل کی جانب بڑھ گیا تھا، شاید وہ گھوڑوں کی خیریت لینے آیا تھا۔

اب ماہ رخ تنہا کھڑی تھی۔اس کی کمر پر بندھا پٹا اب اس کو اور بھی محسوس ہو رہا تھا۔اس میں مقید اس کی خنجر اب اسے چبھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایا۔ایک درمیانی عمر کا سیاہ رنگت والا آدمی اس کے ساتھ لکڑی کی تلوار سے تلوار بازی کر رہا تھا۔وہ گر رہی تھی، پھر اٹھ رہی تھی لیکن وہ آدمی اپنے وار نہیں روک رہا تھا۔آدمی کا چہرہ بہت دھندلا تھا لیکن نا جانے کیوں وہ اسے اجنبی نہیں لگا بلکہ وہ آدمی اسے شناسا لگا۔

----

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842